اسلامی خواتین کے لیے انمول تحفہ

تحفۂ زندگی



مؤلف

نور محمد حسنی قادری انصاری پورنپوری

یلانی بک ڈپو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی خواتین کے لیے انمول تحفہ

تحفۂ زندگی

{مؤلف}

(مفتی) نور محمد حسنی قادری انصاری

پورن پور (پیلی بھیت)

{ناشر}

کمال بکڈپو

نزد شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ موبائل نمبر: 9236359303

نام کتاب: تحفۂ زندگی
مؤلف: (مفتی) نور محمد حسنی قادری انصاری۔ پورن پور (پیلی بھیت)
تصحیح: ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا رضوان احمد نوری شریفی
شیخ الادب جامعہ شمس العلوم، گھوسی ضلع مئو۔
پروف ریڈنگ: (مولانا) کمال احمد شمسی۔ (مولانا) محمد سہیل، شاہجہان پور۔
کمپوزنگ: دانش کمپیوٹر سینٹر بڑا گاؤں (امجدی روڈ) گھوسی۔ مئو
اشاعت باراول: ۲۰۱۰ء/ ۱۴۳۱ھ
صفحات: 80/=
قیمت: 50/=

(ملنے کے پتے)

حضرت خواجہ امام اسلامک ٹرسٹ پورنپور (پیلی بھیت)
فیضان مخدوم اشرف خانقاہ کچھوچھہ شریف۔
برکاتی کتاب گھر میلا روڈ پورنپور (پیلی بھیت)
سمیع بک سیلر بینڈ والی گلی پورنپور (پیلی بھیت)
صابری بک اسٹور خانقاہ روڈ پورنپور (پیلی بھیت)
قادری کتاب گھر کتب خانہ بریلی شریف

فہرست عناوین

گذارش: قارئین حضرات سے گذارش ہے کہ بتقاضائے بشری کہیں غلطی نظر آئے تو برائے کرم مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
(شیخ سعدی)

★★★

لے کے آئی صبا تحفۂ زندگی
حق کا اک آئینہ تحفۂ زندگی
یا خدا دے خواتینِ اسلام کو
درسِ شرم و حیا تحفۂ زندگی
(عبدالقادر، گھوسوی)

☆☆☆

{تقریظ}

ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا رضوان احمد صاحب شریفی
شیخ الادب جامعہ شمس العلوم، گھوسی۔ مئو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ امابعد!

عزیز گرامی قدر مولانا نور محمد حسنی قادری زید مجدہ نے تخصص فی الفقہ سے فراغت کے موقع پر عام روش سے ہٹ کر اصلاح معاشرہ کی غرض سے خود ایک کتاب تالیف کی اور ''تحفۂ زندگی'' کے نام سے موسوم کیا، اور خاص طور سے عورتوں سے متعلق احکام و مسائل بیان فرمائے ہیں۔

اس کتاب کے تالیف میں یقینا عزیزم موصوف نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے، احکام و مسائل کو سلیس اور عام فہم زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں اس کتاب کو مقبول انام بنائے اور عزیز موصوف کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ اجمعین

دعا گو

رضوان احمد نوری شریفی

۲۸/جمادی الآخرہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲/جون

۲۰۱۰ء

{ شرف انتساب }

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو اپنے وقت کی عظیم محدثہ مفسرہ محققہ فقیہ تھیں
اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور اسے اپنی بخشش کا ذریعہ سمجھتا ہوں
اور استاذی الکریم صاحب فضیلۃ الکثیرہ سند العلوم الاسلامیہ حضور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ، شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی ضلع مئو کی بارگاہ میں اپنی تالیف ''تحفۂ زندگی'' کا انتساب کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں اور بارگاہ رب صمد میں دعا ہے کہ حضرت کا سایۂ کرم تادیر قائم رہے۔

عقیدت کیش
نور محمد حسنی قادری انصاری عفی عنہ

نوٹ:
اس کتاب کو پڑھ کر ہمارے پیارے دادا اور دادی اور جملہ مؤمنین مؤمنات کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔

☆☆☆

{مقدمہ}

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

دین اسلام اللہ رب العزت کا ایسا پاکیزہ اور مستحکم دین ہے اس پاکیزہ دین میں حقوق انسانیت کی پاسداری کی گئی ہے، اسلام نے جہاں مردوں کے حقوق مقرر کیے ہیں وہیں عورتوں کے حقوق کو بھی بیان کیے، دور جاہلیت میں عورت کو حقیر اور کمتر شئی سمجھا جاتا تھا، لیکن اسلام جیسے پاکیزہ مذہب نے عورت کو بھی حقوق وانصاف کی روشنی عطا کی، اوراس کی عزت وعصمت کی حفاظت کی۔

اے میری پیاری اسلامی بہنو! اپنی شان تو ذرا دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں تمہارا ذکر فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ (سورۂ نور۔ پارہ:۱۸۔آیت:۳۰)

(ترجمہ کنزالایمان) ''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ظاہر ہے اور ڈوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں''۔

اس آیت کے حاشیہ میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی فرماتے ہیں یعنی

زنا وحرام سے بچیں یا یہ معنی ہے کہ اپنی شرمگاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔

پیاری اسلامی بہنو! آپ اتنی پاکیزہ اور مرتبے والی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پردہ میں رہنے کی تاکید فرمائی اور واقعی جوشئ قیمتی اور پاک وصاف ہوتی ہے اس کو پردے میں ہی رکھا جاتا ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے رب تعالیٰ کا حکم مان کر پردے جیسی عظیم نعمت کو اپنائیں۔

☆☆☆

باسمہٖ تعالیٰ

مسلمان عورتوں کا پردہ:۔

اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لیے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن کریم اور حدیثوں سے ثابت ہے، چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلیٰ“ (پ:۲۲۔رکوع:۱)

ترجمہ:۔ تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر نہ نکلو، جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی آیت مبارکہ میں صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور جاہلیت کی بے حیائی اور بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں، زمانۂ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں، اسلام نے اس بے پردگی اور بے حیائی سے روکا، اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انھیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانۂ جاہلیت

کے مطابق بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں بلکہ پردے کے ساتھ باہر نکلیں۔

حدیث پاک: سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، جس وقت وہ بے پردہ ہوکر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی شریف ج:۱،ص ۱۴۰)

اور ایک حدیث میں ہے کہ بناؤ سنگار کر کے اترا اترا کر چلنے والی عورت کی مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔ (ترمذی ج:۱،ص ۱۳۹)

پیاری بہنو! آج جو عورتیں بناؤ سنگار کر کے اور عریاں و ننگا لباس پہن کر خوشبو لگائے بلا پردہ بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سنیما گھروں اور شوروموں میں جاتی ہیں، وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے بارے میں خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ کون ہیں، اور کیسی ہیں؟ اور کتنی بڑی گناہ گار ہیں؟۔ (اللہ تعالیٰ بے پردہ رہنے والی عورتوں کو ہدایت دے)۔ آمین

اے اللہ کی بندیو! تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو، اللہ و رسول نے تمھیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے، تمھارے ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ تم اللہ و رسول کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو، اللہ و رسول نے تمھیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے، اس لیے تم کو لازم ہے کہ پردے میں رہا کرو اور اپنے اور اپنے باپ داداؤں کی عزت وعظمت پر دھبّا نہ لگاؤ اور انھیں بدنام نہ کرو، یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آنی فانی ہے، یاد رکھو کہ ایک دن مرنا ہے اور پھر قیامت کے دن اللہ و رسول کے حضور حاضر ہونا ہے، قبر اور جہنم کے عذابوں کو یاد کرو، حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ زہراء اور امت کی ماؤں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کے نقش قدم پر چل کر

اپنی دنیا و آخرت سنوارو۔

پردے میں عزت ہے ذلت نہیں:۔

آج کل بعض ملحد قسم کے دشمنان اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردے میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لیے عورتوں کو پردوں سے نکل کر باہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہوجانا چاہیے۔

مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا پروپیگنڈہ اتنا گندہ اور گھناؤنا فریب اور دھوکا ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

پیاری بہنو! اب خود ہی فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردے میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بےعزتی کی ہے۔

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے:۔

ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار ہو باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے، ہاں ان مردوں سے جو عورت کے محرم ہوں ان سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں، محرم وہ مرد ہے جس سے عورت کا نکاح کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہوسکتا، مثلاً باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، پوتا، نواسہ، خسر (سسر) ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں، غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہوسکتا ہے، جیسے چچا زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، جیٹھ، دیور، وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں، اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض

ہے، ہندوستان میں یہ بہت ہی غلط اور خلاف شریعت رواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں، بلکہ دیوروں سے ہنسی مذاق اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی تک کرنے کو برا نہیں سمجھتیں، حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں، اس لیے دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیوروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے، بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوروں سے پردہ کی تاکید ہے **"اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ"** یعنی دیور تو موت ہے، عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے، جیسا کہ موت اور عورت کو دیور سے، اسی طرح دور بھاگنا چاہیے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲٦۸)

بہرحال خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا رشتہ دار دیور جیٹھ بھی غیر محرم ہی ہیں، اس لیے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے، اسی طرح کفار ومشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہیے، اسی طرح ہجڑوں اور بدچلن عورتوں سے بھی پردہ کرنا لازمی ہے اور ان کے گھروں میں آنے جانے سے باز رہنا ضروری ہے۔

ضروری مسئلہ:۔

عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہے، اس لیے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔ اور پیر کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے، بلکہ پیر کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیعت کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام **"یایها النبی اذا جاء ک المؤمنات"** الخ۔ سے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے، جو عورت اس

آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار لیتی تھی تو آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ میں نے تجھ سے بیعت لے لی، یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی، خدا کی قسم کبھی بھی حضور علیہ السلام کا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔ (بخاری، ج:۲،ص۷۲۶۔ ماخوذ جنتی زیور ص۵۷ تا۶۰)

آواز کا پردہ اور فتنہ کے دروازے:۔

اولاً تو ہمارے ہاں پردہ کس کا نام ہے؟ کسی کو پتا ہی نہیں، دور حاضر کے مسلمانوں کا عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کو بالکل معلوم ہی نہیں کہ پردہ کا کیا مفہوم ہے، پردے کے تقاضے کیا ہیں، پردہ کی عملی شکل کیا ہے اور ہم کو اپنے گھروں میں شرعی پردہ کا نظام کسی طرح رائج کرنا ہے؟؟ ثانیاً اگر دین سے محبت رکھنے والے طبقہ میں پردہ کا تصور ہے تو وہ بھی صرف چہرے کے پردے کو ہی پردہ سمجھتے ہیں اور غضب یہ ہوا کہ اس طبقہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو یہ کہتے ہوئے الگ ہوجاتے ہیں کہ عورت کے چہرے کا پردہ ضروری نہیں باقی جسم کا پردہ ہونا چاہیے، بندہ ان بے چاروں سے پوچھے کہ عورت کو اپنے زینت والے جسم کے حصے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، اور چہرہ ان زینت والے اعضاء میں سے سب سے زیادہ زیب وزینت والا ہے۔

چہرہ سب سے زیادہ کشش و جاذبیت والا سب سے زیادہ حسن و خوبصورتی کا مظہر ہے اگر اس کا بھی پردہ نہیں تو پھر کس چیز کا پردہ ہوگا۔ چہرہ میں سب سے زیادہ زینت والی چیز آنکھ ہے کہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔

ع　بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

چہرے میں سب سے زیادہ اگر کوئی زینت والی چیز اور زینت والا حصہ ہے جو کشش و جاذبیت کا موجب بنتا ہے تو وہ آنکھ ہے اگر اس کا پردہ نہیں تو پھر پردہ کس چیز کا نام ہے؟ بہرحال یہ مروجہ پردہ تو وہ ہے کہ جس کے متعلق پھر بھی کچھ نہ کچھ تصور موجود ہے، میں اس پردے کا ذکر کرنے والا ہوں کہ جس کا تصور بڑے بڑے دیندار گھرانوں اور اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کے یہاں مفقود (غائب) ہے، جس کو اہمیت ہی نہیں دی گئی، شریعت کا تقاضہ سمجھنا دور کی بات ہے وہ پردہ کون سا ہے؟ وہ پردہ ہے آواز کا پردہ۔ اس پردہ کو اتنی اہمیت ہی نہیں دی گئی کہ اس کو پردہ قرار دیا جاسکے۔

حفاظتی اقدامات اور پیش بندیاں:۔

ہمارے یہاں لاکھوں روپے لگا کر کوٹھی کی، بنگلے کی، محل کی، گھر کی سیمنٹ بجری اور لوہے کے سریے کا ڈر سے بڑی بڑی بلند و بالا کنکریٹ دیواریں بنادی جاتی ہیں، چھتیں ڈال دی جاتی ہیں، گیٹوں پر قفل (تالا) چڑھا دیے جاتے ہیں، مزید بندوق برادر پہرے دار چوکی دار مسلح گارڈ بٹھادیے جاتے ہیں، الیکٹرک سرکٹ ہر وقت آن ہوتے رہتے ہیں، یہ سب کچھ کیوں کیا جارہا ہے؟ یہ سب کس خطرے کی پیش بندیاں ہیں، کس آفت سے محفوظ رہنے کے لیے حفاظتی اقدامات کیئے جارہے ہیں؟ تو اس کا جواب یہی تو ہے کہ صرف اس ڈر سے کہ کوئی غیر ہمارے آشیانے میں اپنی مرضی سے داخل نہ ہوجائے، کوئی دشمن، کوئی ڈاکو، کوئی غیر محرم داخل ہوکر کسی ناخوش گوار واقعہ کے رونما ہونے کا باعث نہ بنے، کسی حادثے اور نقصان کا موجب اور سبب نہ بنے، کوئی بدباطن ہماری عزت و آبرو پر حملہ نہ کرسکے، مال و دولت کے علاوہ ہماری بچیوں

کو، ہماری بہنوں کو بری نظر سے نہ دیکھ سکے، ان کی بدنامی رسوائی اور جگ ہنسائی (بدنامی) کا باعث نہ بن سکے، لیکن دیکھنے میں آیا ہے اور روزمرہ کا مشاہدہ کیا کہ یہ پیش بندیاں یہ تدبیریں یہ منصوبہ بندیاں سب اس وقت دھری کی دھری رہ جاتی ہیں جب ان حفاظتی اقدامات کے ہوتے ہوئے ایک اوباش ان سب رشتے کی دیواروں کو پھلانگتے ہوئے ایک نیک سیرت باپ کی اس بیٹی تک پہونچ جاتا ہے جو کمرے میں اس طرح محفوظ ہوتی ہے جس طرح سیپ میں موتی محفوظ ہوتا ہے، وہ بس ریسیور اٹھاتا ہے نمبر ڈائل کرتا ہے اور پھر چند دفع ٹرن، ٹرن، ٹرن فون کی گھنٹی بجتی ہے اور پھر چند ہی لمحوں کے بعد وہ ان سب حفاظتی تدبیروں کے باوجود اس کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اس سے نہایت محفوظ ماموں طریقوں سے محو گفتگو ہوتا ہے، عزت و آبرو پر ڈاکہ ڈال رہا ہوتا ہے، صرف ایک فرد کی نہیں بلکہ سارے خاندان کی عزت و آبرو پہ ڈاکہ ڈال دیتا ہے اور یہ سب اندرونی، بیرونی پہرے دار بے خبر کمبل تان کے سوتے رہتے ہیں، نہ تو کوئی دیوار، نہ گارڈ، نہ کوئی الیکٹریٹ سرکیٹ سسٹم اور نہ کوئی محرم، اس غیر محرم کا راستہ روکتا ہے، وہ بغیر کسی تکلف کے اپنے مطلوبہ ہدف (نشانہ) تک پہنچ کر اپنی کاروائی میں مصروف ہوتا ہے، یہی وہ پردہ ہے جس کا ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ اس پردے کا تصور ہمارے یہاں مفقود ہے، یہ ہے آواز کا پردہ۔

جاہل لوگوں کے عذر:۔

کچھ لوگ جو دین سے بے بہرہ (محروم) ہیں کہتے ہیں کہ چہرے کا پردہ ہم سے کرایا نہیں جاتا، آواز کا پردہ کہاں سے کرائیں؟ یہ بات یہ ردعمل یہ فکر یہ سوچ دراصل اللہ رب العزت کے دین اور اس کے احکامات سے بغاوت

کی نشاندہی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے جنگ کے مترادف ہوتے ہیں، ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت میں ہمیشہ ناکامی و نامرادی کا سامنا کرتے ہیں۔

شریعت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ دیور سے بھی ہر طرح کا پردہ ہو کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو پردے کے احکام بتا رہے تھے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "**اریت الحموؤ**" دیور کے متعلق کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا **الحمو الموت**" دیور تو موت ہے، یعنی جس طرح موت سے بچا جاتا ہے، اسی طرح بھابھی کو اپنے دیور سے بچنا (پردہ کرنا) چاہیے، لیکن ہمارے یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے، جب دیور سے پردے کا حکم دیا جاتا ہے تو بے دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑی ڈھٹائی سے کہا جاتا ہے، لو جی اب دیور سے بھی پردہ کریں، یہ تو ناممکن ہے۔ **استغفر اللہ**۔

اور پھر شریعت مطہرہ سے روگردانی اور بغاوت کے ایسے ایسے بھیانک اور روح فرسا نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ خاندان کے خاندان ہمیشہ کے لیے زندہ درگور ہوتے ہیں، وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مرجاتے ہیں۔

ہمارے شہر میں ایک خاتون کو ہماری طرف سے ایسی پردہ کی تلقین کی جاتی تو وہ ان احکامات کا مذاق اڑاتی، نتیجہ کیا نکلا کہ ایک دن پتہ چلا کہ دیور اور بھابھی دونوں گھر سے غائب ہیں، کہاں ہیں؟ کوئی پتہ نہیں لاکھ ادھر ادھر رشتہ داروں، عزیزوں کے یہاں ڈھونڈا ممکن حد تک تلاش کیا لیکن نہ مل سکے، آخر ہار کر بیٹھ گئے، بات کو چھپائے رہے لیکن کب تک آخر محلے میں بات پھیل گئی، لوگوں کے چبھتے سوالات کے تیروں نے سارے خاندان کو زخمی کر دیا، سارا خاندان انہیں زخموں سے جاں بلب ہو گیا، لیکن کوئی ان کے زخموں پر بھاہا رکھنے نہ آیا، بلکہ جو بھی آتا طعن و تشنیع کے تیر برساتا، اور ان کے زخموں پر نمک

چھڑک کر چلا جاتا، یوں اپنی بچیوں اور عورتوں کو ان کے گھر میں آنے جانے سے منع کر دیا، تو ایک شام اچانک دونوں دیور اور بھابھی گھر میں آ دھمکے اور یوں انھوں نے لوگوں کے زہریلے طعنوں پر تصدیق ثبت کر کے اس خاندان کو ہمیشہ کے لیے بدنامی کے اندھیروں میں پھینک دیا۔ (سپنوں کا شہزادہ ص ۵۲)

پیارے مسلمانو! اپنے گھروں کا ماحول بدلو، آج ہم لوگوں نے اپنے اسلاف کے طریقہ کو چھوڑ دیا ہے اسی لیے پریشان و مجبور رہتے ہیں، کسی نہ کسی بلا میں ضرور گھرے رہتے ہیں، اے اللہ! ہمیں نیک ماحول میں رہنے کی توفیق دے۔ آمین

ہائی سوسائٹی کے گھروں کا حال:۔

اسی طرح مالدار لوگ بھی ہیں، جن کو ہائی سوسائٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے، ان میں دین داری کی رمق نظر ہی نہیں آتی، الا ما شاء اللہ، ان کا ہم تذکرہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے، صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ وہ گھر میں موجود ہوتے ہیں کہ ان کی کالج یا یونیورسٹی کی طالبہ بیٹی ہے، جب فون آتا ہے تو والدہ پوچھتی ہے کس کا فون تھا؟ تو وہ بغیر کسی تردد کے کہہ دیتی ہے امی جان میرے کلاس فیلو کا فون تھا، کسی سبجیکٹ (مضمون) کے بارے میں بات کر رہا تھا یا کل کالج میں ہونے والے مقابلے یا پارٹی یا عنقریب ہونے والے ٹیسٹوں کے متعلق بات کر رہا تھا یا لڑکی خود کسی لڑکے کے پاس فون کرتی ہے اور والدین کے پوچھنے پر بتا دیتی ہے کہ کلاس فیلو سے مذکورہ بالا امور سے متعلق معلومات کے لیے فون کیا تھا، یہ بہانہ بڑا وزنی ثبوت اور دلیل سمجھا جاتا ہے اور والدین یہ سن کر خاموش رہتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

پیارے بھائیو اور بہنو! اپنے گھروں کو اس فون کی بیماری سے دور رکھو، مردوں کو چاہیے کہ وہ فون کا استعمال خود کریں اپنے گھروں میں فون نہ رکھیں، اس کا احساس تو تب ہوتا ہے جب کسی گھر کی لڑکی بدنامی کا ہار پورے خاندان کو پہنا دیتی ہے، تو کیوں نہ ہم ہوشیار ہو جائیں۔

عورت کے زیور کی آواز:۔

حدیث شریف میں ہے، اللہ عزوجل اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا، جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں، یعنی وہ زیورات جن میں سے آواز آتی ہوں۔ (تفسیرات احمدیہ ص ۵۶۵)

اس پر عورتوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا کے رد ہونے کا سبب ہے تو خود عورت کی اپنی آواز (جو بے ضرورت شرعی غیر مردوں تک پہنچتی ہے) اور اس کی بے پردگی اللہ عزوجل کے غضب کو کس قدر ابھارتی ہوگی، اور ایسی عورتوں کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (خزائن العرفان ص ۶۳۱)

اس سے وہ اسلامی بہنیں درس عبرت حاصل کریں جو خریداری محلے داری وغیرہ میں غیر مردوں سے بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں، انھیں تو گھر کی چہار دیواریوں میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تا کہ دروازے کے باہر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ آواز نہ سن پائیں، بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے وقت بھی یہی احتیاط رکھیں۔ (زخمی سانپ ص ۲۴)

عورت پوری آستین کا لباس پہنے:۔

عورت برقع یا پردے وغیرہ سے بھی ہاتھ بڑھا کر غیر مرد کو کوئی چیز اس

طرح سے نہ دیں اور نہ لیں کہ اس کی کلائی ننگی ہو، اسلامی بہنیں پوری آستین کا لباس پہنیں، ہاف آستین اور چست لباس پہن کر اپنی صحت کا مظاہرہ نہ کریں، نیز دستانے اور جرابیں (موزہ) بھی استعمال کریں، اسلامی بہنیں جب بھی گھر سے باہر نکلیں تو برقع اور دستانے اور موزہ وغیرہ ضرور استعمال کریں۔

رنگ برنگ برقع (نقاب) نہ پہنے:۔

نقاب اس کو کہتے ہیں جو موٹے بھدّے کپڑے کا ہو، ڈھیلا ڈھالا ہو، پہننے پر پتہ نہ چلے کہ جوان لڑکی ہے یا بوڑھی عورت۔

آج کل کی عورتیں رنگ برنگ نقاب کا استعمال کرتی ہیں، بہت سی اسلامی بہنیں ایسی بھی ہیں جن کا نیچے والا حصہ تو کالا ہوتا ہے اور سروں پر رنگ برنگ ڈوپٹے باندھتی ہیں اور اپنی آنکھوں کو بند نہیں کرتی ہیں، بلکہ آنکھیں کھول کر چلتی ہیں اور مردوں کی نظریں ان سے ملتی رہتی ہیں، حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے سفید یا جاذب نظر چادر (خوبصورت برقع) اوڑھ کر عورت کو باہر نکلنے سے منع فرمایا کہ اس طرح گندی ذہنیت کے لوگ اس کی چادر یا برقع کو دیکھ کر لذت اٹھاتے ہیں، اور یہ بھی ہے کہ ہماری اسلامی بہنیں بہت باریک نقاب اور لباس پہنتی ہیں جن سے ان کے اندر کے اعضاء ظاہر ہوجاتے ہیں، لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ موٹا اور کالے رنگ کا نقاب جن میں چمک دمک نہ ہو، ان کا استعمال کریں۔

عورت قرآن وسنت کی روشنی میں کل اور آج کی عورت میں فرق:۔

حضرت عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ’’جنتی زیور‘‘ میں

بیان فرماتے ہیں، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں ہیں، ان کے پہلے شوہر کا نام مالک تھا بیوہ ہوجانے کے بعد ان کا نکاح حضرت ابوطلحہ صحابی سے ہوگیا، یہ رشتہ میں ایک طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہوتی تھیں اور ان کے ایک بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہوگئے تھے، ان سب باتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بہت مہربان تھے اور کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے، بخاری شریف وغیرہ میں ان کا ایک بہت ہی نصیحت آموز اور عبرت خیز واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ کہ حضرت ام سلیم کا ایک بچہ بیمار تھا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح کو اپنے کام دھندے کے لیے باہر جانے لگے تو اس بچہ کا سانس بہت زور زور سے چل رہا تھا، ابھی حضرت ابوطلحہ مکان پر نہیں آئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہوگیا، حضرت بی بی ام سلیم نے سوچا کہ دن بھر تھکے ماندے میرے شوہر مکان پر آئیں گے اور بچے کے انتقال کی خبر سنیں گے تو نہ کھانا کھائیں گے اور نہ آرام کرسکیں گے، اس لیے انھوں نے بچے کی لاش کو ایک الگ مکان میں لٹا دیا اور کپڑا اڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگار کرکے بیٹھ کر شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں، جب ابوطلحہ رات کو گھر میں آئے تو پوچھا بچہ کا کیا حال ہے تو بی بی ام سلیم نے کہہ دیا کہ اب اس کا سانس ٹھہر گیا ہے، حضرت ابوطلحہ مطمئن ہوگئے اور انھوں نے یہ سمجھا کہ سانس کا کھچاؤ تھم گیا ہے، پھر فوراً ہی کھانا سامنے آگیا اور انھوں نے شکم سیر ہوکر کھانا کھایا پھر بیوی کے بناؤ سنگار کو دیکھ کر انھوں نے بیوی سے صحبت بھی کی، جب سب کاموں سے فارغ ہوکر بالکل مطمئن ہوگئے تو بیوی ام سلیم نے کہا کہ اے

میرے پیارے شوہر مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی اگر کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برا ماننے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ہرگز نہیں، امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی دے دینی چاہیے، شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیم نے کہا، اے میرے سرتاج آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ جو ہمارے پاس خدا کی ایک امانت تھا، آج خدا نے وہ اپنی امانت لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا۔

حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ تو نے تو کہا تھا کہ اس کے سانس کا کھنچاؤ تھم گیا ہے، بیوی نے کہا جی ہاں مرنے والا کہاں سانس لیتا ہے، حضرت ابوطلحہ کو بے حد افسوس ہوا کہ ہائے ہمارے بچے کی لاش گھر میں پڑی رہی اور میں نے بھر پیٹ کھانا کھایا اور صحبت بھی کی، بیوی نے اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ آپ دن بھر کے تھکے ہوئے گھر آئے تھے، میں فوراً اگر بچے کی موت کا حال کہہ دیتی تو آپ رنج و غم میں ڈوب جاتے، نہ کھانا کھاتے، نہ آرام کرتے، اس لیے میں نے اس خبر کو چھپایا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے لیے گئے اور رات کا پورا ماجرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا، آپ نے حضرت ابوطلحہ کے لیے یہ دعا فرمائی کہ تمہاری رات کی اس صحبت میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے، اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات میں حضرت بی بی سلیم کو حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور ان عبداللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علمائے پیدا ہوئے۔ (بخاری ج:۱،ص ۱۷۴، بحوالہ جنتی زیور ص: ۳۹۴)

تبصرہ:۔

مسلمان ماؤ اور بہنو! حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صبر کرنا سیکھو اور شوہر کو آرام پہنچانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی اس واقعہ سے سیکھو، اور دیکھو کہ بی بی ام سلیم نے کیسی اچھی مثال دے کر شوہر کو تسلی دی اگر ہر آدمی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے گا اور دیکھو کہ صبر کا پھل اللہ نے کتنی جلدی حضرت بی بی ام سلیم کو دیا کہ حضرت عبداللہ ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیدا ہو گئے اور پھر ان کا گھر عالموں سے بھر گیا۔ (جنتی زیور ص: ۳۹۴)

لڑکیوں کی تعلیم وتربیت:۔

ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی بیٹیوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دیں کیونکہ اگر بچی نیک سلجھی ہوئی اچھے اوصاف کی حامل اور سلیقہ مند ہوگی تو سب ماں ہی کی تعریف کریں گے، کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر لڑکی سے کوئی غلطی ہوجائے تو سب فوراً یہی کہتے ہیں کہ تمہاری ماں نے تمہیں یہی سکھایا ہے، لڑکیوں کو شروع سے ہی نماز کی پابندی کا درس دیا جائے، اگر بچپن سے نماز کی پابندی کرادیں تو ان شاء اللہ بڑی ہوکر وہ بھی نماز کی پابندی کرے گی، نیز اس کو صبح سویرے بیدار ہونے کا عادی بنائیں، اور امور خانہ داری سے متعلق چیزیں اس کو ضرور سکھائیں، اس کے اندر صبر وضبط اور تحمل کی تعلیم دیں، اگر بیٹی کی زبان دراز ہوگی تو وہ سسرال جاکر ایسے ہی تیز زبانی کا مظاہرہ کرے گی پھر وہ ہمیشہ دکھی اور پریشان رہے گی، اسی طرح مائیں بعض اوقات میں بیٹی کو بھی خراب کردیتی ہیں، اگر گھر میں بہو ہو تو بیٹی کو کام کرنے نہیں دیا جاتا اور جب وہ اپنے سسرال جاتی ہے اسے اچانک کام کرنا پڑتا ہے تو وہ پریشان ہوجاتی ہے،

پھر اسی طرح ماں کا غلط پیار اس کے لیے مصیبت کا باعث بن جاتا ہے کہ کام میں مہارت نہ ہونے کے سبب اسے پریشانی اٹھانی پڑتی ہے، لڑکی کے اندر دوسرے کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے، بیٹیوں کو زیورات اور کپڑوں میں ہی مشغول نہ رہنے دیا جائے، بلکہ انھیں ان چیزوں سے روکا جائے، لڑکی کو عشقیہ (پیارومحبت) ناول یا کہانی سے دور رکھا جائے کہ اس کے ہلاکت کا باعث بنتی ہے، لڑکی جب بالغ ہوجائے تو اس کو پردے کی تلقین کی جائے تاکہ تانک جھانک سے بچایا جائے میک اپ وغیرہ کرنے سے بچایا جائے اس کے اندر شرم وحیا کا مادہ پیدا کیا جائے، چھوٹے بہن بھائیوں سے حسن سلوک کی ترغیب دی جائے اور بڑوں کا ادب سکھایا جائے، بھابھی اور دیگر رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم دی جائے۔

بہت سی مائیں اپنی بیٹیوں کے ساتھ نندوں اور دیورانیوں وغیرہ کی برائی کرتی رہتی ہیں جس سے ان کے ذہن میں ان رشتوں کے غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں، وہ اپنی ماں کی نند اور دیورانی وغیرہ کو ظالم تصور کرتی ہے اور جب لڑکی بیاہ کر اپنے گھر جاتی ہے تو اپنے ان رشتہ داروں سے بھی اس کی نہیں بنتی اور اپنی دیورانی جیٹھانی نند وغیرہ سے اس کی ٹھنی رہتی ہے، بیٹی کو گھر کا سلیقہ سکھانا چاہیے، گھر گندہ پڑا رہے تو اس سے بھی لڑکیوں کی بد سلیقی ظاہر ہوتی ہے، نیز اس کے نکاح کے لیے دیندار لڑکا ڈھونڈا جائے اور جب شادی ہوجائے تو سسرال والوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی جائے کہ ساس نند و دیورانی جیٹھانی وغیرہ کے ساتھ ادب ومحبت، خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے گی۔

اگر کوئی غلط بات بھی ہوجائے تو شوہر سے اس کی شکایت نہ کی جائے،

کیونکہ چغلی کھانا ایک بری عادت ہے اوراس سے ایک بیٹے یا بھائی کے دل میں نفرت پیدا ہوجاتی ہے، جس کا انھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا، خاندان میں نفرتیں پیدا ہوجاتی ہیں اور بسا اوقات ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ شوہر الٹا بھڑک اٹھے اور اسی کے خلاف ہوجائے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ بیٹی کے حقوق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

(۱)اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کریں بلکہ نعمت الٰہیہ جانیں۔

(۲)اسے سینا، پرونا، کاتنا، پکانا، کھانا، سکھائیں۔

(۳) سورہ نور کی تعلیم دے۔

(۴) بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی و خاطرداری رکھے کہ ان کا دل چھوٹا ہوتا ہے۔

(۵) دینے میں انھیں اور بیٹوں کو کانٹے کے تول کے برابر رکھیں۔

(۶) جو چیز دے پہلے انھیں (بیٹیوں) کو دے کر بیٹوں کو دے۔

(۷) نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دیں، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے۔

(۸) شادی بارات میں جہاں گانا، ناچ ہو ہرگز نہ جانے دیں۔

اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو، کہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے بلکہ ہنگاموں میں جانے کے متعلق بندش کرے، گھر کو ان پر زنداں کردے، بالا خانوں پر نہ رہنے دیں، گھر میں لباس وزیور سے آراستہ کرے، کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

(۹) حتی الامکان بارہ برس کے عمر میں بیاہ کردے۔

(۱۰) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے۔

(۱۱) خبردار کسی فاسق و فاجر خصوصاً بدمذہب کے نکاح میں نہ دے۔
(فتاویٰ رضویہ ج:۱۰ص:۴۶،بحوالہ کامیاب ماں ص:۱۸۵)

بچیوں کی تربیت کے لیے کچھ خاص باتیں:۔

(۱) لڑکیوں کے پردے کا بہت لحاظ رکھو، جس وقت سے ان کو سمجھ آئے ہم عمر لڑکوں سے علاحدہ رکھو، ان سے بات کرنے کا موقع نہ دو، بلکہ لڑکوں کے پاس تنہا نہ رہنے دو، آج کل یہ ماحول ہے کہ چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی وغیرہ اپنی چچازاد، خالہ زاد بہنوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں، ان سب پر والدین خاص دھیان دیں، ہرگز ان لوگوں کو بات کرنے کا موقع نہ دیں۔

(۲) ہنسی مذاق سے روکتے رہیں۔

(۳) ان کو بے موقع کہیں آنے جانے نہ دیں، اپنے ساتھ ہر روز ہر جگہ لے کر جانا بھی مناسب نہیں اگرچہ چچا یا ماموں کا گھر ہی کیوں نہ ہو، گھر سے ممانعت نہیں بلکہ ماحول کا خیال رہے اور ان کے گھومنے پھرنے کے شوق میں ترقی ہونے کا خوف ہے، آج تمہارے ساتھ گئیں، کل کسی اور کو ساتھ لے کر جائیں گی۔

(۴) بچیوں کے پردے کا زیادہ خیال رکھیں، ۸/سال کی عمر میں شرعی پردے کی عادت ڈالیں۔

(۵) ہر بری بات میں روک ٹوک کرتے رہیں۔

(۶) کپڑے اور زیور اپنی خوشی کے مطابق پہناؤ ان کی رائے پر نہ چھوڑیں۔

(۷) گزشتہ زمانے کی حالت پر نظر رکھیں، اس کے خلاف نہ کریں، فحش کتابیں دیکھنے نہ دیں۔

(۸) نماز پڑھنے اور قرآن و حدیث دیکھنے، پڑھنے کی تاکید کرتے

رہیں۔

(۹)ادب ولحاظ سکھائیں، سنجیدہ گفتگو کرنا سکھائیں۔

(۱۰) کثرت کلام بیوقوفی کی دلیل ہے، بچیوں کو کم سخن اور شرمیلی ہونا چاہیئے، کم سخنی میں شرم شریفوں کے انداز ہیں۔

خواتین کی علمی سرگرمیاں:۔

اسلام نے عورتوں کی زندگی میں جو انقلاب برپا کیا، اس کا اندازہ تو صحابیات اور تابعات کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتاہے، مگر مزید کچھ وضاحت کے لیے یہ بات بہرحال مفید ثابت ہوگی کہ اہل علم خواتین کی علمی سرگرمیوں پر بھی سرسری نظر کی جائے، تاکہ جہاں پردے کے ذریعے خواتین کے استحصال کے مذموم منصوبہ کا جواب بھی ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ خواتین صرف زیور علم سے آراستہ نہیں ہوتی تھیں بلکہ دوسری خواتین کو زیور علم سے آراستہ بھی کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تفقہ:۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم کا یہ حال تھا کہ آپ فقیہۃ الامت کے لقب سے مشہور تھیں، آپ علم حدیث، علم فقہ، حلال وحرام، فرائض، اخبار عرب اشعار طب وحکمت سمیت بہت سے علوم کی جامع تھیں، آپ کی علمی شان کی بابت امام زہری نے مختصراً یوں بیان کیا کہ اگر حضرت عائشہ کا علم دیگر تمام ازواج مطہرات نیز تمام عورتوں کے علم کے ساتھ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ کا علم ان سب کے علم پر فائق ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ جلیلۃ القدر محدثہ، فقیہہ اور عالمہ، فاضلہ تھیں،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں فتویٰ دیا کرتی تھیں، اور ان دونوں حضرات کے ساتھ دیگر حضرات صحابہ ان سے دین کے مسائل معلوم کیا کرتے تھے۔

علم فقہ:۔

دور رسالت میں علم فقہ کا دارومدار سوالات پر تھا کہ حضور علیہ السلام سے مسائل دریافت کیے جاتے، یہی فقہ کی ابتدائی شکل تھی، البتہ خواتین چونکہ عام طریقوں سے تعلیم حاصل نہیں کرسکتی تھیں، لہٰذا زیادہ تر وہ سوالات کے ذریعہ ہی تعلیم لیتی تھیں، انصاری خواتین کی علم کی بناء پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود تعریف کیا کرتی تھیں، انصاری خواتین بہترین خواتین تھیں جنھیں حیا نے دین کی سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکا۔ (مسلمان خواتین کی علمی خدمات ص۱۰)

دنیا کی سب سے پہلی مفتیہ عورت:۔

خواتین مفتیات میں حضرت ام المؤمنین سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام سرفہرست ہے، دوسرے درجہ میں حضرت ام سلمہ اور تیسرے میں حضرت ام عطیہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت صفیہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر، حضرت ام درداء، حضرت خولہ بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہن شامل ہیں۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی ص:۵۱۰)

تبلیغ اسلام میں صرف مردوں ہی نے کارنامے نہیں انجام دیے بلکہ خواتین اسلام کا بھی بہت بڑا کردار ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلم خواتین کو

چاہیے کہ وہ تبلیغی میدان میں آئیں اور مسلم خواتین زیادہ سے زیادہ دین کا کام کریں، اس کا اثر انشاء اللہ تعالیٰ آنے والی نسلوں پر ضرور پڑے گا۔

اپنی بیٹیوں کو عالمہ، فاضلہ، قاریہ اور مفتیہ بنائیں:۔

تاریخ اسلام میں عورتوں نے بھی دینی خدمات انجام دی ہیں، اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ان خواتین کے والدین نیک تھے، ان میں دین کا درد اور جذبۂ اسلامی تھا اگر وہی دینی جذبہ اسلامی مائیں اپنے اندر پیدا کرلیں کہ وہ بھی اپنی بیٹیوں کو اچھے ماحول میں ڈھالیں، نیک تربیت دین اور اسلامی مدرسہ جس کو مدرسۃ البنات کہا جاتا ہے، ایسے مدارس میں ڈال کر اپنی بچیوں کو پڑھائیں جہاں صرف اور صرف لڑکیاں ہی تعلیم حاصل کریں اور یہ دل میں پکہ ارادہ کرلیں کہ جیسے پہلے کی خواتین اسلام صالحہ، عالمہ، قاریہ، فاضلہ اور مفتیہ ہوتی تھیں، اسی طرح ہم بھی اپنی بچیوں کو بھی عالمہ، قاریہ، فاضلہ اور مفتیہ بنائیں گے، جب بچیاں بالغ ہوجائیں تو فوراً ان کے لیے برقع بنادیں، بغیر نقاب کے اپنی بچیوں کو اسکول نہ جانے دیں، میں تو یہی کہوں گا کہ ہر ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنی بچیوں کو اسلامی تعلیم سے آراستہ کریں، تاکہ ان کی آنے والی نسل نیک بنے، اور نیک اولاد اسی وقت ہوگی جب ان کے والدین نیک اور صالح ہوں گے، مولیٰ تعالیٰ ہر ماں باپ کو اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پیاری اسلامی بہنو! علم دین ہی اصلی انسانی اور ایمانی زیور ہے، یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے ذریعہ بندہ یہ معلوم کرتا ہے کہ میرا رب کن کاموں سے راضی ہوتا ہے اور کن کاموں سے ناراض ہوتا ہے، ازواج مطہرات میں یہ وصف دیگر صحابیات سے زیادہ تھا، علم دین کا شوق انھیں ہر قربانی پر آمادہ کردیتا تھا۔

عورتیں ان کی زندگی سے سبق حاصل کریں اور کم از کم حلال وحرام کا علم ضرور سیکھیں، ورنہ دنیا برباد رہے گی، مرنے کے بعد والی زندگی بھی تباہی و بربادی سے دوچار ہوجائے گی۔ (تحفہ برائے دلہن ص:۱۳۱)

والدین کو کیا کرنا چاہیے:۔

ایسے والدین جو ان معاملات میں کاہلی، سستی اور چشم پوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دنیا میں خسارہ اٹھاتے ہی ہیں آخرت میں خود بھی برباد ہوں گے اور اپنی اولاد کو بھی لے ڈوبیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ ”یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیَکُمْ نَاراً“(سورہ تحریم آیت:٦) اے ایمان والو!اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ (کنزالایمان)۔

اس دن ان کی اولاد ہی ان کا گریبان پکڑے گی اور اللہ تعالیٰ سے کہے گی کہ یا اللہ! ان کو بھی دردناک عذاب دے، انھوں نے جانتے بوجھتے ہمیں صحیح راستہ نہ بتایا، ہم جس ڈگر پر چلتے رہے چلنے دیا، نہ روکا اور نہ سمجھایا، خوش قسمت ہے وہ گھرانہ کہ جس میں ایک مسئول اور نگراں ہوتا ہے جو کہ اپنی زندگی بھی اسلام کے احکام و آداب کے مطابق گزارتا ہے اور اپنی بیوی اور اولاد کی بھی ان کی روشنی میں تربیت کرتا ہے، ایسا گھرانہ دنیا ہی میں جنت کا نمونہ ہوتا ہے ایسے مسلمان گھرانہ میں میں مرد کے ہوتے ہوئے کسی بھی عورت کو قطعاً فون استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے، اسی طرح اولاد کو بلا اجازت فون کرنے کی اجازت نہ ہو، بچوں سے پہلے فون کرنے کا مقصد دریافت کیا جائے اور خود نمبر ملا کر دیا جائے، گھر کی بالغ بچیوں کو ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ

وہ فون بلا اجازت استعمال کریں، اگر بچی کو اپنی سہیلی کو فون کرنا ہو تو والد کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود مطلوبہ نمبر ملائے اور مطلوبہ سہیلی کے آنے پر خود بیٹی سے بات کروائے، اور بہتر ہوگا کہ دوران گفتگو ان کے پاس موجود رہے اگر باہر سے فون آیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اپنی فلاں بیٹی سے بات کروادیں، میں اس کی فلاں سہیلی بول رہی ہوں، تو والدہ پہلے اس کے والدہ سے بات کر کے تصدیق کرے کہ واقعی وہ گھر سے بول رہی ہے اور اس نام کی سہیلی ہے یا کوئی اور، یہ تصدیق کرنے کے بعد وہ اپنی بیٹی سے بات کروائے، کیونکہ شیطان سہیلی کے لفظ کے استعمال سے بہت سے گھروں کی بچیوں کو گمراہ کرتا ہے، یہ عمل مشکل تو نظر آئے گا مگر ناممکن تو نہیں ہے، اگر حساس (زیادہ محسوس کرنے والا) والدین اپنی قیمتی اولاد کے لیے ایسا کریں گے تو اپنی اولاد کی حفاظت اور تعلیم و تربیت صحیح ڈھنگ سے کرسکیں گے۔

مختصراً یہ کہ اگر بدنامیوں اور رسوائیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات جو قرآن میں آئے ہیں اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہیں ان کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا پڑے گا، ان کی روشنی میں آواز کے فتنے سے بچنے کے لیے آواز سے بھی پردہ کرنا ہوگا، ورنہ اگر ہم نے ان آسان ہدایت کو پس پشت کرڈالا اور ان کی نافرمانی کی تو پھر ناخوشگوار واقعات رونما ہوکر دنیا ہی میں ہمارے لیے ذلت ومسکنت، بدنامی و پریشانی، ندامت و شرمندگی کے عذاب کے باعث بنتے رہیں گے۔

اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمیں اور ہمارے گھرانوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔آمین (سپنوں کا شہزادہ ص ۷۱)

شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھنا:۔

حدیث پاک: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا، تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، میں نے کہا نہیں، فرمایا، اسے دیکھ لو کہ اسے دیکھنا تمہاری آپس کی دائمی محبت کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی شریف ج:۱،ص:۱۲۹)

حدیث پاک: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے، تو اگر اس کو دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لے۔ (ابوداؤد ج:۱،ص: ۲۸۴)

مسئلہ: جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو پیغام بھیجنے سے قبل اس کو دیکھ لینا مستحب ہے، کیونکہ دیکھنے کے بعد اگر دل کو بھاگئی تو نکاح کے بعد محبت زیادہ ہوگی۔

حدیث پاک: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میری تصویر سرخ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور آپ سے فرمایا کہ یہ آپ کی اہلیہ ہے، دنیا اور آخرت میں۔ (ترمذی شریف ج:۲،ص:۲۳۶)

قول: حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عورت کا جمال محبت والفت کا ذریعہ ہے کہ نکاح کرنے سے پہلے عورت کو دیکھ لینا سنت ہے، بزرگوں کا قول ہے کہ عورت کو دیکھے بغیر جو نکاح ہوتا ہے اس کا انجام پریشانی اورغم ہے۔ (کیمیائے سعادت ص:۲۶۰،بحوالہ سلیقۂ زندگی ص:۱۶)

دولہا، دلہن کو سجانا:۔

شادی بیاہ کے موقع پر دولہا کو آراستہ کرنا اور اس کے سر پر سہرا سجانا مباح (درست) ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کوئی کہے کہ سنت یا فرض و واجب ہے، سہرا کے بغیر شادی نہیں ہوگی تو یہ غلط ہے بلکہ سادگی کے ساتھ نکاح میں برکت ہے، رہا دلہن کو سجانا اس کو زیورات سے آراستہ کرنا، ہاتھ پیر میں مہندی لگانا مستحب اور کارثواب ہے کہ عورت کے لیے زینت ہے اور ناخونی اور ہونٹ پالش کا استعمال نہ کرائیں، یہ ناجائز ہے۔

حدیث پاک: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھ پاؤں پہ منہدی لگائیں تاکہ مردوں کے ہاتھ کے مشابہ نہ ہو، ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا زیادہ نہ ہوتو ناخون کو ہی رنگین رکھیں، مرد کے لیے ہاتھ پاؤں میں بلکہ ناخون میں بھی منہدی لگانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد:۴،ص ۴۱۲)

نوٹ: دلہن کو جو عورتیں سجائیں انھیں چاہیے کہ وہ دلہن کو دعائیں دیں۔

حدیث پاک: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب میرا نکاح ہوا تو میری والدہ ماجدہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت کدہ پر لائیں وہاں انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں، انھوں نے مجھے سجایا اور یہ دعا دی "عَلیَ الْخَیْرِ وَالْبَرْکَةِ وَعَلیٰ خَیْرِ طَائِرٍ" (بخاری شریف بحوالہ سلیقۂ زندگی ص:۲۰)

دولہا دلہن کو مبارکباد دینا:۔

شادی ہونے کے بعد دولہے کو اس کے دوست واحباب اور دلہن کو اس کی سہیلیاں مبارکباد اور برکت کی دعا دیں یہ بہتر ہے۔

حدیث پاک: جب کوئی شخص نکاح کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مبارکباد دیتے ہوئے اس کے لیے دعائے خیر فرماتے ''**بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْر**'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے اور تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں میں بھلائی کرے۔ (ابوداؤد ص:۲۹۰، بحوالہ سلیقۂ زندگی ص:۲۰)

اوقات نکاح:۔

جمعرات یا جمعہ کو نکاح کرنا مستحب ہے، صبح کے بجائے شام کے وقت یعنی بعد عصر اولیٰ وافضل ہے، جمعہ کے دن نکاح کرنا باعث برکت ہے، حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے، حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح حضرت زلیخا سے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح حضرت صفورا سے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح حضرت بلقیس سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن ہوا۔ (تفسیر نعیمی پارہ:۱۱،ص:۱۷۱، بحوالہ سلیقۂ زندگی)

مہر کی تین قسمیں ہیں:۔

مہر معجّل:۔ مہر معجّل یہ ہے کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پائے۔
مہر مؤجل:۔ مہر مؤجل یہ ہے کہ مہر کی رقم دینے کے لیے کوئی وقت مقرر کردیا جائے۔
مہر مطلق:۔ مہر مطلق یہ ہے کہ جس میں کچھ طے نہ کیا جائے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ص:٦٦، بحوالہ قرینۂ زندگی ص:۵۴)

مسئلہ: ایک گواہ سے نکاح نہیں ہوسکتا، جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں مسلمہ سنی عاقلہ بالغہ نہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۵، ص:۱٦۳)

مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی بھی دوسرے مذہب والے سے نہیں ہوسکتا۔ (قانون شریعت ج:۲، ص:۴۹)

سلامی میں چھیڑ چھاڑ حرام ہے:۔

آج کل لوگوں نے سلامی کو فرض قرار دے رکھا ہے، سوچتے ہیں کہ بغیر سلامی کے نکاح ہوگا ہی نہیں، یہ لوگوں کی جاہلانہ سوچ ہے میں تو ایسے لوگوں کی سوچ سے حیرت زدہ ہوں کہ لڑکی والے دولہا کے یار دوستوں کو اپنے گھر بلا کر سلامی کرواتے ہیں، دولہن کی سہیلیاں دولہا کو اور ان کے یار دوستوں کو مٹائی کھلاتی ہیں اور خوب لڑکی اور لڑکوں میں چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے، لڑکیاں دولہا کو اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی پہناتی ہیں، ایسا سلامی کا طریقہ ناجائز وحرام ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو:۔ کیا یہ طریقہ اچھا ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے گھر غیر محرم لوگوں کو بلا کر اپنی بہن، بھانجی، بھتیجی اور شادی میں آئی ہوئی لڑکیوں سے سلامی کرواتیں ہیں، یہ طریقہ ناجائز وحرام ہے۔

دولہے کا جوتا چُرانا:۔

آج کل ماحول یہ ہے کہ جب دولہا سلامی کے لیے سسرال میں جاتا ہے تو سالیاں اس کا جوتا چھپا لیتی ہیں اور پیسہ طلب کرتی ہیں بہت خوب! ایک تو جوتا چرایا اور الٹا انعام مانگے، یہ سراسر غلط ہے، شریعت میں یہ کہیں نہیں ہے کہ دولہے کا جوتا چھپایا جائے، اپنی طرف سے رسمیں بنانا مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔

منہ دکھائی کی رسم:۔

بہو کو اتار کر گھر میں لاتے اور بٹھاتے ہیں اس کے بعد بہو کا منہ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا خاندان کی سب سے بڑی عورت بہو کا منہ دیکھتی ہے اور کچھ منہ دکھلائی بھی دی جاتی ہے، جو ساتھ والی کے ساتھ جمع ہوتا رہتا ہے اس کی ایسی پابندی ہے کہ جس کے پاس منہ دکھلائی نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منہ دیکھ نہیں سکتی، یہ غلط ہے، اگر منہ دکھلائی میں دلہن کو دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں، ورنہ کوئی فرض و واجب نہیں، عورتوں کے بعد مردوں کا نمبر آتا ہے اور وہ بھی دلہن کا منہ دیکھتے ہیں، پھر ہنسی مذاق کی انجمن سجاتے ہیں، حالانکہ غیر محرم کا دیکھنا اور دکھانا دونوں حرام ہے۔

شب زفاف (سہاگ رات) کی خاص دعا:۔

نماز ادا کرنے کے بعد دولہا اپنی دلہن کی پیشانی کے اوپر کے تھوڑے سے بالوں کو اپنے سیدھے ہاتھ سے نرمی کے ساتھ محبت بھرے انداز میں پکڑے اور یہ دعا پڑھے ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا

عَلَیۡہِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِ ھَا وَ شَرِ مَا جَبَلۡتُھَا عَلَیۡہِ" ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادت و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اور اس کے شر اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد شریف، ص: ۲۹۳، بحوالہ سلیقۂ زندگی ص: ۲۲)

شب زفاف (سہاگ رات) کے آداب:۔

جب دولہا دلہن کے پاس جائے اور تنہائی ہو تو بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے دلہن اور دولہا دونوں وضو کرلیں اور پھر جائے نماز یا کوئی پاک کپڑا بچھا کر دو رکعت نماز نفل شکرانہ پڑھے اگر دلہن حیض سے ہو تو نماز نہ پڑھے لیکن دولہا ضرور پڑے اور صحبت سے بچے۔

حدیث پاک: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے نکاح کرلیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں کرے گی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محبت و الفت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے، جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو سب سے پہلے اس سے کہو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے انشاء اللہ تم اسے محبت کرنے والی اور وفا کرنے والی پاؤ گے۔غنیۃ الطالبین ص:۱۱۵)

جماع (سہاگ رات) کا طریقہ:۔

آیت:۔ "نِسَاءُ کُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَأۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ

ترجمہ:۔ تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی ہیں تو آؤ اپنی کھتیوں

میں جس طرح چاہو، جماع کے طریقے بہت سے ہیں، بلکہ ہوس پرستوں نے کچھ بے ہودہ اور تکلیف دہ طریقہ بھی ایجاد کیے ہیں، ان طریقوں سے بچنا چاہیے، بلکہ ایسا آسان طریقہ استعمال کرنا چاہیے جس سے فریقین خوش ہوں اور ہمبستری کے بعد طبیعت خوش وخرم اور ہشاش و بشاش یعنی طبیعت خوش ہوجائے، بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورت چت لیٹ جائے اور مرد اس کے اوپر آئے، پھر اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور بوس وکنار کرے، یہاں تک کہ جب شہوت بھڑک اٹھے پھر جلدی سے عورت کی اندام نہانی (شرمگاہ) میں ذکر کو داخل کردے اور حرکت کرے اور پھر جب منی گر جائے تو پھر کچھ دیر تک عورت کی گردن سے چمٹا رہے اور ذکر باہر نہ نکالے، جب جسم میں سکون وقرار آجائے تو دائیں جانب ہوکر ذکر کو نکالے اس میں ایک خوبی یہ ہے کہ اگر اس قسم کی جماع سے نطفہ قرار پایا جائے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ (مجربات سیوطی،ص:۱۴۱)

مرد عورت کو اپنے اوپر نہ چڑھائے کہ اس سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے، بلکہ عورت کو چت لٹائے اور اس کی ٹانگوں کو اوپر اٹھالے۔ (مجربات سیوطی،ص:۱۴۱،بحوالہ سلیقۂ زندگی ص:۳۵)

نوٹ: اس بات کا ہمیشہ خیال رکھے کہ جب بھی مباشرت کا ارادہ ہوتو یہ معلوم کرے کہ کہیں عورت حیض سے تونہیں ہے، چنانچہ عورت سے صاف صاف پوچھ لے اور عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اگر حائضہ ہوتو بے جھجک اپنے شوہر کو اس سے آگاہ کرے اور اگر عورت حالت حیض میں ہوتو ہرگز ہرگز مباشرت نہ کرے کہ ان ایام میں مباشرت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرینۂ زندگی،ص:۸۹)

عزل یا نرودھ کا استعمال:۔

بیوی سے ہمبستری کے وقت انزال سے پہلے عورت سے علاحدہ ہوکر منی باہر نکالنے کو عزل کہتے ہیں، ایسا اس لیے کرتے ہیں تا کہ حمل سے روکا جا سکے، اس مقصد کے لیے نرودھ وغیرہ کا بھی استعمال کرتے ہیں، اس سلسلے میں علمائے کرام کے اقوال مختلف ہیں، صحیح قول یہ ہے کہ اگر عذر شرعی ہوتو ایسی صورت میں عزل یا نرودھ یا دیگر اشیاء کا استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے مثلاً بچہ چھوٹا ہے جو ماں کا دودھ پی رہاہے اور شوہر کو اندیشہ ہے کہ جماع کرنے پر حمل ٹھہر جائے گا اور حمل ٹھہر جانے سے ماں کا دودھ خراب یا بند ہوجائے گا اور بچہ کے والدین کسی دائی کو اجرت پر رکھ کر دودھ پلانے کی طاقت نہیں رکھتے، اور بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے یا حمل ٹھہر جانے سے بچہ کی ولادت میں دشواری ہوگی تو ان صورتوں میں ایسا کرنے میں حرج نہیں۔ (تفسیر عزیزی پارہ نمبر:۳۰،ص:۶۴)

دواؤں کا استعمال قبل از جماع یا بعد جماع کے تا کہ حمل نہ قرار پائے، عزل کے مانند جائز و درست ہے۔ (تفسیر عزیزی پارہ نمبر:۳۰،ص:۶۵،بحوالہ سلیقۂ زندگی ص:۴۹)

یہاں پر بھی شاہ صاحب کی مراد بطور ضرورت ہے۔ (از مؤلف)

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ مانع حمل یا اسقاط حمل ادویات کا استعمال اس صورت میں جائز ہے جبکہ استقرار حمل نہ ہوا ہو یا استقرار حمل کے بعد شکم مادر میں بچے کی خلقت تام نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اس میں روح ڈالی گئی ہو اس صورت میں اس قسم کی ادویات کا استعمال جائز ہے، لیکن بچے کی خلقت (پیدائش) تام ہوجائے اور اس میں روح پھونکنے کے بعد اس قسم کی دواؤں کا

استعمال ناجائز وحرام ہے۔(ردالمحتار ج:۲،ص:۳۸۹)

سیدنا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جان پڑ جانے کے بعد اسقاط حمل حرام ہے اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے اور جان پڑ جانے سے پہلے اگر کوئی ضرورت ہے تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج:۹،ص:۵۲۴)

سیدی اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں، ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے تو حرج نہیں ورنہ سخت برا و معیوب ہے اور شرعاً ایسا قصد ناجائز وحرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۹،ص:۵۹۳)

نرودھ (کنڈوم) یہ مرد کے آلۂ تناسل پر اس کے غلاف کی طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس حیثیت سے یہ عزل کے مشابہ ہے کہ مرد کا مادۂ منویہ عورت کی شرمگاہ یا رحم میں گرنے سے روک دیتا ہے۔ (خاندان منصوبہ بندی اور اسلام ص:۳۱)

دُبُر (پیچھے کے مقام) میں صحبت کرنا حرام ہے:۔

کچھ کم عقل جاہل حالت حیض میں عورت سے اس کے دبر (پیچھے کے مقام) میں مباشرت کر بیٹھتے ہیں اور دین و دنیا دونوں اپنے ہاتھوں برباد کر ڈالتے ہیں، اور اگر عورت منع کرتی ہے تو اسے مارتے ہیں یہ عورت پر ظلم ہے، اس سے باز آئیں ہوش میں آئیں، یہ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے بلکہ شریعت میں سخت ممانعت آئی ہے، ڈاکٹر بھی منع کرتے ہیں کیونکہ اس سے خطرناک امراض پیدا ہوتے ہیں۔

حدیث پاک: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیچھے کے مقام میں عورت سے وطی کرنا حرام ہے۔(مسند امام اعظم ص:۲۲۳)

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا،جس نے عورت یا مرد سے اس کے پیچھے کے مقام میں جائز سمجھتے ہوئے صحبت کی اس نے یقینا کفر کیا۔(نسائی،ابن ماجہ، ابوداؤدج:۲،ص:۱۸۲،بحوالہ قرینۂ زندگی ص:۱۲۴)

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں عورت کے دبر میں جماع درست نہیں، اس لیے کہ اس کا حرام ہونا ایسا ہی ہے جیسے حالت حیض میں جماع حرام ہے، اورعورت کے دبر میں جماع کرنے سے اس کو اذیت پہنچتی ہے چنانچہ اس کا حرام و ناجائز ہونا بہ نسبت حیض کی حرمت سے زیادہ سخت ہے۔(احیاء العلوم ج:۲،ص ۹۵،بحوالہ قرینۂ زندگی ص:۱۲۴)

حیض (ماہواری) کا بیان:۔

آیت:۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ ”وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى“ اوراے محبوب تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم،تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔(ترجمہ کنزالایمان)

بالغہ لڑکی کے آگے کے مقام سے جوخون عادت کے مطابق نکلتا ہے اسے حیض (ماہواری، M. cperied) کہتے ہیں،لڑکی کوجس عمر سے یہ خون آنا شروع ہوجائے شرعی رو سے وہ اس وقت سے بالغہ سمجھی جائے گی۔

مسئلہ: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہیں،یعنی

پورے ۷۲ ر گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ (بہار شریعت دعوت اسلامی ج:۱، حصہ:۲، ص:۳۷۲)

مسئلہ: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے بلکہ اگر کچھ کچھ وقت آئے جب بھی حیض ہے۔ (بہار شریعت دعوت اسلامی ج:۱، حصہ:۲، ص:۳۷۲)

مسئلہ: حیض کی حالت میں جو خون آتا ہے، اس کے چھ رنگ ہیں۔ کالا، سفید، لال، ہرا، گدلا (کیچڑ کے رنگ کی طرح) اور مٹیلا (مٹی کے رنگ جیسا) ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کا خون آئے تو حیض ہے، سفید رنگ کی رطوبت (گیلا پن) حیض نہیں۔ (بہار شریعت دعوت اسلامی ج:۲، ص:۳۷۲)

مسئلہ: نفاس (وہ خون جو عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد آگے کے مقام سے آتا ہے) وہ نفاس ہے، نفاس کی حالت میں قرآن کریم کا چھونا، دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، نماز پڑھنا، دینی کتابوں کو چھونا، یہ سب حرام ہے، لیکن درود شریف، کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت دعوت اسلامی ج:۱، حصہ:۲، ص:۳۷۹)

مسئلہ: حالت حیض میں عورت پر نماز معاف ہے اور اس کی قضاء بھی نہیں یعنی پاک ہونے کے بعد چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنا نہیں ہے، رمضان شریف کے روزے حالت حیض میں نہ رکھے لیکن حیض سے فراغت ہونے کے بعد جو روزے چھٹے تھے، وہ سب بعد میں رکھے جائیں۔ (قانون شریعت ج:۱، ص:۴۶)

ان راتوں میں مباشرت نہ کرے:۔

حدیث پاک: امیر المؤمنین حضرت علی، حصرت ابوہریرہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم سے روات ہے (ہر مہینے کی) چاند رات اور چاند کی پندرہویں شب اور چاند کے مہینے کی آخری شب مباشرت کرنا مکروہ ہے، کہ ان راتوں میں جماع کے وقت شیطان موجود ہوتاہے۔ (کیمیائے سعادت ص:۲۶۶)

تحقیق یہ کہ ان راتوں میں مباشرت جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ مباشرت کرنے سے ان راتوں میں پرہیز کرے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اذان و نماز کے وقت میں مباشرت نہیں کرنا چاہیے، بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اذان و نماز کے وقت مباشرت کرنے سے اولاد نافرمان، مذہب سے بیگانہ پیدا ہوتی ہے۔

رمضان شریف میں مباشرت:۔

آیت:۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''**اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلیٰ نِسَائِکُمْ**'' ترجمہ: روزوں کی راتوں میں عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا۔ (کنزالایمان)

رمضان کے مہینے میں رات کے وقت صحبت کر سکتے ہیں ناپاکی کی حالت میں اگر سحری کیا تو جائز ہے اور روزہ بھی ہوجاتا ہے، لیکن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے، سحری کے وقت ہی غسل کرلے۔ (قرینۂ زندگی ص: ۱۱۴)

حیض سے پاک ہونے کا طریقہ:۔

مسئلہ: عورت کو جب حیض بند ہوجائے تو اسے غسل کرنا فرض ہے۔(قانون شریعت ج:۱ص:۳۸)
حیض سے فراغت کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے بلا کسی عذر شرعی کے غسل میں تاخیر کرنا سخت حرام ہے۔

حدیث پاک: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھا، آپ نے اسے بتایا، یوں غسل کرے اور پھر فرمایا مشک میں بسی ہوئی روئی کا پھایا لے اور اس سے طہارت حاصل کرے، وہ عورت سمجھ نہ سکی اور عرض کیا کس طرح طہارت حاصل کروں؟ حضور نے فرمایا سبحان اللہ! اس سے طہارت کرو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے بتایا کہ اسے خون کے مقام پر پھیرے، اسی حدیث کے تحت امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ زن حائضہ (حیض والی عورت) کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے ایک پرانے کپڑے سے فرج میں داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کرلے۔ فتاویٰ رضویہ ج:۱، کتاب الطہارت ص:۵۲،بحوالہ قرینۂ زندگی ص:۱۲۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض جب بند ہوجائے تو عورت جب غسل کرنے بیٹھے تو پہلے روئی یا سوتی کپڑے کو عطر وغیرہ کی خوشبو میں بسالے پھر اسے خون کے مقام میں اچھی طرح پھیرے تا کہ وہاں کی گندگی اچھی طرح سے صاف ہوجائے پھر اس کے بعد غسل کرے۔

ولیمہ کھلانے کا صحیح طریقہ:۔

ولیمہ کرنا سنت مؤکدہ ہے (جو جان بوجھ کر ولیمہ نہ کرے وہ سخت گناہگار ہے)۔(کیمیائے سعادت ص:۲۶۱)

ولیمہ کھلانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ شب زفاف (سہاگ رات) کی صبح کو دوست واحباب، عزیز واقارب اور محلے کے لوگوں کو اپنی حیثیت کے مطابق دعوت کرے، دعوت کرنے والوں کا مقصد سنت پر عمل کرنا ہو، نہ یہ کہ میری واہ واہی ہوگی۔(بہارشریعت ج:۲،حصہ ۱۶،ص:۳۲)

حدیث پاک: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**اولم ولو شاۃ**'' (مسلم شریف ج:۱،ص:۴۵۸ بحوالہ قرینۂ زندگی ص:۸۲)

ترجمہ:۔ولیمہ کرو چاہے ایک ہی بکری ہو۔

حدیث پاک: سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دعوت میں جاؤ جب کہ بلائے جاؤ، آج کل لوگ بن بلائے دعوت میں چلے جاتے ہیں اور اپنی عزت کی پرواہ نہیں کرتے ،لہٰذا اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ دعوت میں بن بلائے نہ جائیں۔

ولیمہ عورت کو عورت، مرد کو مرد کھلائیں:۔

آج کل لوگوں نے گندہ طریقہ رائج کررکھا ہے کہ نوجوان لڑکے عورتوں اور لڑکیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، جوان لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ اور نہایت ہی بدتمیزی کیا کرتے ہیں، یہ طریقہ ناجائز وحرام ہے۔

حدیث پاک: اللہ کی لعنت بدنگاہی کرنے والے پر اور جس کی طرف بدنگاہی کی جائے۔(مشکوٰۃ شریف ج:۲ حدیث ۲۹۹۱،ص:۷۷)

ولیمہ کرنے والوں کو چاہیے کہ عورتوں اور مردوں کو کھانا کھلانے کا اہتمام الگ کیا جائے عورتوں کو صرف عورتیں کھانا کھلائیں اور مردوں کو صرف مرد ہی کھانا کھلائیں، اگر یہ طریقہ نہیں اپنایا تو قیامت میں اس کی سخت پکڑ ہوگی۔

شوہر کے لیے بناؤ سنگار کرنے والی بیوی:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کی بہترین فائدے مند چیز عورت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو، اس کے لیے آرائش کرے، لیکن اپنا بناؤ سنگار غیروں پر ظاہر نہ کرے، اور تم میں سے بدترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں زینت کرے۔

عزیز خاتون! ایک مرد کے دل کو قابو میں کرنا وہ بھی ہمیشہ کے لیے کوئی آسان کام نہیں ہے یہ نہ کہیے کہ وہ مجھے چاہتا ہے، لہٰذا کیا ضرورت ہے کہ اس کے لیے بناؤ سنگار کرنے کی کیا ضرورت ہے، اس کے عشق کی ہمیشہ حفاظت کیجیے، یقین جانئے، آپ کا شوہر چاہتا ہے کہ آپ اس کے سامنے بنی سنوری اور صاف ستھری رہیں، خواہ زبان سے نہ کہتا ہو، اگر آپ اس کی دلی خواہش کو پورا نہ کریں تو ممکن ہے گھر سے باہر صاف ستھری اور سجی بنی عورتوں کو دیکھتا ہو، ان کا مقابلہ آپ کی بری وضع قطع سے کرتا ہو، آپ بھی گھر میں اس لیے صاف ستھری رہیں، بناؤ سنگار کیجیے، اچھے لباس پہنئے، لیکن سب کچھ وسعت کے مطابق ایسی صورت میں اس کے پائیدار عشق کی امید کر سکتی ہیں

اور ہمیشہ کے لیے اس کے دل کو اپنی طرف متوجہ کرسکتی ہیں۔ (ماخوذ تحفہ برائے دلہن ص:۴۰۵)

بناؤ سنگار صرف شوہر کے لیے:۔

اے نیک اور مبارک عورت! اپنے آپ کو صرف اپنے شوہر کے لیے خوبصورت بنا کے رکھیے، خوبصورت کپڑے، اچھے زیور پہنے، اپنے آپ کو خوب آراستہ پیراستہ کیجیے، آنکھوں میں سرمہ، کاجل لگائیے، آنکھیں بڑی خوبصورت لگتی ہیں، ہاتھوں اور پیروں میں منہدی لگائیے، اس سے زینت بڑھتی ہیں، اپنے جسم کی حفاظت کیجیے، شوہر کے لیے خوش اطوار، خوش گفتار، نرم مزاج بننے کی پوری کوشش میں لگی رہیں، خوشبودار صابن استعمال کریں، چہرے کو تر و تازہ اور خوبصورت بنا کر رکھیں، دانت صاف وشفاف چمکتے ہوئے رکھیں، خوبصورت بننے کے ساتھ ساتھ خوب سیرت بھی بنیے، شرمیلی اور جھکی ہوئی معصوم نگاہیں ہوں۔

شرم و حیا و عفت کا زیور ہو، ساری توجہ اور دلچسپیاں اپنے شوہر کی طرف ہوں، اسلامی حجاب کا ہمیشہ اہتمام کیجیے، دوپٹے، چادر کو سر کی زینت بنائیں، عورت کو اپنا سارا بناؤ سنگار صرف اپنے شوہر کے لیے ہی کرنا چاہئے، اللہ کی عبادت و اطاعت کیجیے، نماز و روزہ کی پابندی اور صدقہ و خیرات دینے کی عادت ڈالیں، اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیجیے، ان اچھی صفات اور خوبیوں سے آپ دنیا میں بھی شوہر کی مرکز توجہ بن جائیں گی اور آخرت میں اپنے شوہر کی ملکہ (رانی) بن کر رہیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

شوہر کے متعلق عورتوں کی کوتاہیاں:۔

دینی حقوق میں ایک کوتاہی عورتیں یہ کرتی ہیں کہ مرد کو جہنم کے آگ سے بچانے کا کام نہیں کرتی ہیں، یعنی اس کی کچھ پرواہ ہی نہیں کرتیں کہ مرد ہمارے واسطے حلال وحرام میں مبتلا ہے وہ کمانے میں رشوت وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتا تو اس کو سمجھائیں کہ تم حرام آمدنی مت لایا کرو، ہم حلال ہی میں اپنا گذارا کرلیں گے، اسی طرح اگر مرد نماز نہ پڑھتا ہو تو اس کو بالکل نصیحت نہیں کرتیں، حالانکہ اپنے فائدے کے لیے اس سے سب کچھ کرالیتی ہیں، اگر عورت مرد کو دیندار بنانا چاہے تو کچھ مشکل نہیں مگر اس کے لیے ضرورت ہے کہ پہلے خود دیندار بنے، نماز، روزہ کی پابندی کرے پھر مرد کو نصیحت کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اثر ہوگا، مگر بعض عورتیں دینداری پر آتی ہیں تو یہ طریقہ اختیار کرلیتی ہیں کہ تسبیح اور مصلیٰ لے کر بیٹھ جاتی ہیں اور گھر کو ماماؤں (باورچن) پر ڈال دیتی ہیں یہ طریقہ اچھا نہیں کیونکہ گھر کی نگرانی اور شوہر کے مال کی حفاظت وخدمت عورت کے ذمہ فرض ہے اور جب فرض میں خلل آگیا تو یہ نفلیں اور تسبیح کیا کام دیں گے اس لیے دینداری میں اتنا غلو (حد سے گزرنا) بھی نہ کرو کہ گھر کی خبر ہی نہ ہو نماز، روزہ اس طرح ادا کرو کہ اس کے ساتھ گھر اور شوہر کا بھی پورا حق ادا ہو جائے۔

دلہن اور اسلامی حجاب:۔

عورت اور مرد میں اگرچہ بہت سی باتیں مشترک ہیں، مگر ان میں سے کچھ خاص امتیازات بھی پائے جاتے ہیں، ان میں سے ایک اہم امتیاز یہ بھی

ہے کہ عورت ایک لطیف و نازک حسین ومحبوب ہستی ہے، عورت دلبر ہے، اور مرد دلدار، عورت معشوق ہے اور مرد عاشق ہے، جب مرد کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس لطیف و نازک ہستی کی تمام خوبیاں اور رعنائیاں صرف اس کی ذات تک محدود رہیں، وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اپنی ساری خوبصورتی، نازونخرہ شوخی اور دلبری اپنے شوہر کے لیے مخصوص کردے اور غیرمردوں سے مکمل اجتناب (دوررہنا) کرے، مرد بہت غیور (غیرت کرنے والا) ہوتا ہے اور وہ اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی غیرمرد اس کی بیوی پرنظر ڈالے اور اس سے میل جول اور تعلقات رکھے، اس سے باتیں اور ہنسی مذاق کرے اور اس قسم کی باتوں کو وہ اپنے جائز حق پر ظلم سے تعبیر کرتا ہے اور اپنی بیوی سے توقع کرتا ہے کہ اسلامی لباس اور پردے کا لحاظ کرے، شرعی اصولوں اور اسلامی قوانین کی پابندی۔ اسلامی شرم وحیا کرے اور اپنے شوہر کی اس جائز خواہش کی تکمیل میں اس کی مدد کرے ہر مومن اور غیرت مند کی یہی خواہش ہوتی ہے، اگر اس کی بیوی اس اسلامی اور سماجی فریضہ پر عمل کرتی ہے تو وہ سکون و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے خاندان کی ضروریات مہیا کرنے کی فکر میں پوری توجہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے، اس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی محبت و پاکیزگی اس بات کا سبب بنتی رہے کہ وہ بھی غیر عورتوں کی طرف توجہ نہ دے، لیکن اگر مرد دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی اسلامی لباس اور حجاب کا لحاظ نہیں رکھتی اور اپنے حسن وخوبصورتی کی غیرمردوں کے سامنے نمائش کرتی ہے اور ان سے تعلقات کرتی ہے تو مرد سخت ناراض ہوجاتا ہے کیونکہ وہ اس کو اپنی حق تلفی سمجھتا ہے اور بیوی کو اس بات کا مجرم سمجھتا ہے ایسے مرد ہمیشہ پریشان اور بدگمانی کا شکار رہتے ہیں اور اپنے خاندان

سے ان کی محبت والفت رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے۔ (مثالی دلہن ص: ۴۱۴)

دوران حمل ماں کیا کرے؟:۔

چونکہ بچے کی تربیت کا مرحلہ ماں کے حاملہ ہوتے ہی شروع ہوتا ہے، لہٰذا ان اہم اور ضروری نکات پر روشنی ڈالی جاتی ہے جو کہ عورت کے لیے دوران حمل ضروری ہیں۔

اللہ کا شکر ادا کرے:۔

جس عورت کو یہ نعمت حاصل ہوجائے کہ اس کو حمل ٹھہر جائے تو اس عظیم نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرے، وہ غور کرے کہ بہت سے لوگ اسی نعمت کے لیے ترستے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس عظیم دولت سے نوازا ہے، بلکہ ممکن ہو تو سجدۂ شکر ادا کر کے مالک و مولیٰ کا شکر ادا کرے، کیونکہ شکر ادا کرنے سے نعمت بڑھتی ہے، اولاد بھی اللہ کی ایک نعمت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ''لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ'' (سورہ ابراھیم، آیت:۷) اگر احسان مانوگے تو اور دوں گا۔ ''وَاشْكُرُوْلِيْ وَلَا تَكْفُرُوْن'' اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شکر نصف ایمان ہے چنانچہ اپنے اعضاء کو اللہ رب العزت کی فرمانبرداری میں لگادیا جائے۔

اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں شکر کے احساس سے سرشار ہوکر اپنے اعضاء کو گناہ کے کاموں سے بچائے یعنی ٹی بی، ڈرامہ، گانا، باجا سے اجتناب کرے، نیز پردے کی پابندی کرے اور اگر اللہ کا شکر ادا کرے گی تو

اس کا بچہ بھی احساس شکر سے سرشار ہوگا۔(کامیاب ماں ،ص:۱۹

سبق: کیونکہ جو کچھ ماں زمانہ حمل میں کرتی ہے بچہ کی شخصیت پر اس کا اثر پڑتا ہے،حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کو دیکھو کہ آپ دوران حمل قرآن کی تلاوت کرتی تھیں،تو حضرت غوث پاک کو قرآن یاد ہوگیا، یہ تو والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ایسا بنائیں، اس لیے کہ سرکار کی حدیث پاک ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ یہودی، نصرانی، مجوسی بنادیتے ہیں۔

کچھ غلط رسموں کا بیان:۔

بچے کی پیدائش کے موقع پر الگ الگ ملکوں میں طرح طرح کی رسمیں ہیں، مگر چند رسمیں کسی قدر تھوڑے فرق کے ساتھ ہر جگہ پائی جاتی ہیں مثلاً لڑکا پیدا ہوا تو چھ روز تک خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں، خوشی منانے کی شریعت میں ممانعت نہیں، لیکن خلاف شرع کام کرنے سے ضرور بچنا چاہیے، اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو ہمیشہ غم میں مبتلا رہتے ہیں، پیدائش کے دن لڈّو یا کوئی مٹھائی تقسیم کرنا مباح (جائز) ہے، مگر برادری کے ڈر سے اور ناک کٹنے کے ڈر سے مٹھائی تقسیم کرنا بے فائدہ ہے، اور اگر سود پر قرض لے کر یہ کام کیا تو گناہ بھی ہے اس لیے ان رسموں کو بند کرنا ہی بہتر ہے، ہاں اگر بچے کی عمر میں برکت صحت وتندرستی کی غرض سے صدقہ وخیرات کیا جائے تو مستحب ہے، ایک رسم یہ بھی ہے کہ عورت کے میکے والے اپنے داماد کو تحفہ میں کپڑے کے جوڑے، بچے کو جھولا اور کچھ نقدی روپے وزیور دیتے ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ مالدار لوگ یہ سب خرچ برداشت کرلیتے ہیں، لیکن غریب

لوگ ان رسموں کو پورا کرنے کے لیے سودی قرض تک لیتے ہیں، اگر بچے کی ولادت پر عورت کے میکے والے یہ سب رسمیں پوری نہ کریں تو ساس ونند کے طعنے سہنے پڑتے ہیں اور گھر میں خانہ جنگی کا ماحول ہوجاتا ہے، لہٰذا مناسب تو یہی ہے کہ مسلمان ان رسموں کو چھوڑ دے تاکہ فضول خرچی سے بھی بچا جاسکے اور نااتفاقی کا دروازہ بھی بند ہوجائے، ویسے بھی یہ سب رسمیں شریعت میں نہ تو فرض ہیں نہ واجب نہ سنت نہ مستحب، پھر اس پر اس قدر پابندی کیوں؟۔
(ماخوذ قرینۂ زندگی ص:۲۲۲)

مسلمانوں میں ایک بیماری یہ بھی ہے کہ بچے کی پیدائش کے کچھ روز بعد اور شادی وغیرہ میں لڑکے لڑکی مرد عورت دیور و سالی ایک دوسرے پر پانی اور رنگ و کیچڑ وغیرہ ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں، یہ سب چیزیں ناجائز و گناہ ہیں۔

جنتی بیوی:۔

جنتی بیوی والی صفات اپنے اندر پیدا کیجیے۔

اے مبارک عورت! اے خاتون جنت آپ جنتی بیوی بن جائیں قرآن مجید اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرامین میں جنتی عورت کی جو صفات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں آپ بھی وہ صافت اور خوبیاں اپنے اندر پیدا کیجیے، ان میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجیے، ان کے فرامین کا پوری طرح خیال کیجیے، پھر اپنے شوہر کو خوش رکھنے کے لیے اچھے طریقے اپنائیے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آپ کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں، شوہر کے لیے اچھے خوبصورت ریشمی

زرق برق کپڑے پہنے، خوبصورت زیور، اچھے انداز میں پہنے، اگر ہو سکے تو شوہر کو حمد پاک، نعت پاک اور اسلامی نظمیں سنائیں، طہارت و نظافت، صفائی ستھرائی کا پورا خیال رکھیں، اللہ کی خوب عبادت کریں، انشاء اللہ تعالیٰ آپ جنت میں بھی شوہر کے ساتھ ہوں گی، اور دنیا میں بھی شوہر کی محبوبہ بنی رہیں گی۔

حدیث پاک: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مری اگر اس کا شوہر زندگی میں اس سے خوش رہا وہ بلا شبہ جنت میں داخل ہوگی۔(مثالی دلہن ص:۱۲۲)

اے اولاد تیرے لیے قرآن کا حکم:۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

”وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا o حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًاo وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا o

(الاحقاف، آیت:۱۵، پارہ:۲۲)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اس کو اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے۔(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا حق بہت زیادہ ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان تکلیفوں کا ذکر بھی کیا جو ماں اپنے بچے کے سلسلے میں برداشت کرتی ہے، جس روز سے رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے اس وقت سے ماں تکلیف برداشت کرنا شروع کرتی ہے، پھر ولادت کے وقت جاں کنی کے مانند تکلیف سے دوچار ہوتی ہے اور پیدائش کے بعد اسے دودھ پلاتی ہے، اس کی

تربیت کرتی ہے، اس کے آرام کی خاطر اپنا آرام قربان کرتی ہے، اسی لیے ماں باپ کے حقوق پورے کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے، اسی وجہ سے ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ماں کے حقوق کی تاکید:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں (یعنی تمہاری ماں کا حق سب سے زیادہ ہے) انھوں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں، انھوں نے عرض کی پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں، پھر عرض کی آقا پھر کون؟ فرمایا پھر تمہارے والد۔ (شرح صحیح مسلم، ص: ۴۰، ج: ۷، بحوالہ کامیاب ماں ص: ۱۴)

والدین کے نافرمان کے لیے وعید:۔

والدین کی نافرمانی کرنے والے کے لیے اس قدر سخت وعید ہے کہ وہ نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی سخت عذاب کا مستحق ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب اسریٰ میں نے کچھ لوگوں کو آگ میں اس حال میں دیکھا کہ وہ آگ کے تنوروں میں لٹکے ہوئے ہیں، میں نے کہا، اے جبرئیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی، یہ وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو گالیاں دیتے تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا۔ (بخاری شریف ج: ۲)

ایک اور حدیث پاک میں والدین کی نافرمانی کرنے والے سے متعلق کچھ اس طرح آیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت تک اٹھا سکتا ہے، مگر ماں باپ کے نافرمان کو اس کی سزا جیتے جی پہنچتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۲ تخریج شدہ)

رسول پاک کا ارشاد گرامی:۔

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غیبت زنا سے بدتر ہے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت زنا سے بدتر کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی کی توبہ اللہ تبارک و تعالیٰ قبول کرتا ہے جب وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اس وقت تک معاف نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی۔ (شرح اشعۃ اللمعات ج:۶ ص:۸۷ بحوالہ کامیاب ماں ص:۲۲)

جھوٹ سے بچئے:۔

عورت کو چاہیے کہ زمانۂ حمل میں جھوٹ کی آفت سے بچے کہ یہ بہت بڑی آفت ہے جو فرشتے کو بھی اس سے دور کر دیتی ہے اور اس سے بچوں پر غلط اثرات مثبت ہوتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس جھوٹ کی بدبو سے فرشتے ایک میل دور چلے جاتے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ جھوٹ

ہرگز ہرگز نہ بولیں، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اس لیے تباہی ہے، اس لیے تباہی ہے، اس لیے تباہی ہے۔ (بحوالہ جامع ترمذی ص:۱۱۹، حدیث:۲۰۳۱)

اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ:۔

ماں باپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ بچپن میں جو اچھی یا بری عادتیں بچوں میں پختہ ہوجاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹتیں اس لیے ماں باپ پر لازم ہے کہ بچوں کو بچپن ہی سے اچھی عادتیں سکھائیں اور بری عادتوں سے دور رکھیں، جو لوگ یہ کہہ کر کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہوگا تو صحیح ہوجائے گا، بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے ایسے لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کی بری عادتوں اور گندی حرکتوں پر روتے ہیں، اس لیے نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں اگر بچوں کی کوئی شرارت یا بری عادت دیکھیں تو اس پر فوراً روک لگادیں، بلکہ سختی کے ساتھ ڈاٹیں اور پھٹکاریں اور ان کو خراب عادتوں سے نفرت دلاتے رہیں اور اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش کہیں، بلکہ کچھ انعام دے کر ان کا حوصلہ بلند کریں، بچے سفید کاغذ کے مانند ہوتے ہیں اگر بچپن میں بری باتو میں ملوث ہوگئے تو بڑھاپے تک ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی، لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت پر دھیان دیں۔

شوہر کا دل جیت لینے کی تدبیر:۔

اگر میاں بیوی میں مناسبت اور جوڑ ہو تو ازدواجی زندگی میں چین اور

سکون مکمل طور پر حاصل ہوتا ہے، اس کے بغیر زندگی غیر مکمل شمار ہوتی ہے، اس لیے عورتوں کو شوہر کا دل جیتنے کی تدبیر سیکھ لینا چاہے، عورت چاہے کتنی خوبصورت اور مالدار کیوں نہ ہو لیکن ان تدابیر کے بغیر خاوند کے دل کی ملکہ نہیں بن سکتی، لہٰذا خاوند کو اپنانے کے لیے چند حکمت بھری باتیں لکھی جاتی ہیں، خوشگوار زندگی گذارنے کے لیے ان تدابیر کو اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔

(۱) شوہر کی مرضی کے خلاف کبھی بھی کوئی کام نہ کرے۔

(۲) اپنی ضرورت سے پہلے شوہر کی ضرورت پوری کرے۔

(۳) اس طرح رہے کہ اس کو دیکھ کر شوہر کا دل خوش ہو جائے۔

(۴) شوہر سے کبھی بھی اس کی گنجائش سے زیادہ فرمائش نہ کرے۔

(۵) اگر شوہر کسی وجہ سے پریشان ہے، اپنی شیریں گفتگو سے اس کا غم ہلکا کرے۔

(۶) کفایت شعاری (کم خرچ) تھوڑے پیسوں میں گھر کا خرچ چلائے۔

(۷) ہر کام حسن اخلاق سے کرے۔

(۸) شوہر کے راز کی باتیں دل ہی میں محفوظ رکھے، کسی کے سامنے کبھی بھی بیان نہ کرے۔

(۹) شوہر کی اجازت کے بغیر گھر کے باہر نہ جائے۔

(۱۰) شوہر کی خدمت میں کوئی بھی کام یا چیز پیش کرے تو بڑے ہی مؤدب انداز سے پیش کرے۔

لڑکی یا لڑکا:۔

ایک صاحب کسی دوکان میں داخل ہوئے تو وہاں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چھوٹے چھوٹے بال بالکل لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے تھے، وہ صاحب اپنے پاس کھڑے ہوئے ایک شخص سے پوچھا، کیوں جناب! یہ لڑکی ہے یا لڑکا؟ اس نے جواب دیا یہ لڑکی ہے اور میری بیٹی ہے، وہ صاحب بولے، معاف فرمایئے گا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ اس کے باپ ہیں، اس نے جواب دیا میں اس کا باپ نہیں بلکہ اس کی ماں ہوں۔ (ماہ طیبہ جولائی ۱۹۶۲ء، بحوالہ عورتوں کی حکایات ص:۳۵۷)

سبق حاصل کریں:۔

گویا ماں بیٹی دونوں ہی ماڈرن تھیں اور کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ ماں اور بیٹی ہیں، یا باپ اور بیٹی، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا روپ اختیار کریں اور ایسے مردوں پر بھی جو عورتوں کا سا روپ اختیار کریں، مگر اس ماڈرن دور نے لڑکیوں کو لڑکے اور لڑکوں کو لڑکیاں بنا ڈالا۔ (عورتوں کی حکایات ص۲۲۱)

آج کل ان ماڈرن افراد نے خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں دریغ کیا، قربانی کے دن آئے تو قربانی کے جانوروں پر خرچ کو بیجا بتایا، جلوس میلاد شریف کے دن آئے تو جلوس پر خرچ کو بیجا بتایا، محفل میلاد اور مجلس گیارہویں شریف کے خرچ کو بیجا بتایا، خدا تعالیٰ نے ایسے افراد کو اس دنیا میں بھی سزا دینے کے لیے انھیں ایسی بیوی دی جنھوں نے بیجا خرچ کے مخالفین سے بیجا خرچ کرانا شروع کر دیا اور یہ بیچارے خرچ کرنے کے بجائے بیجا خرچ کرنے پر مجبور ہو گئے، اگر نہیں کرتے تو گوشمالی۔

عورتوں کی آج کل تہذیب عالی دیکھیے
شوہروں کی کر رہی ہیں گوش مالی دیکھیے
(عورتوں کی حکایات ص:۲۳)

وائف یا طوائف:۔

ایک صاحب اپنی ماڈرن بیوی کے ساتھ جارہے تھے، بیوی نے بڑا بھڑکیلا لباس پہن رکھا تھا، اور سرخی پاؤڈر منہ پر تھوپے ہوئے ننگے سر جارہی تھی، کسی نے دیکھ کر صاحب سے پوچھا، کیوں جناب! یہ جو آپ کے ساتھ جارہی ہے، کیا کوئی طوائف ہے؟ صاحب بولے، ڈیم فول! کیا بکتا ہے یہ تو ہماری وائف ہے۔

سبق لیں! عورت کو پردے میں رہنا چاہیے اس میں اس کی عزت ہے اور اگر اس نے وائف کہلانے کے شوق میں یورپ کے طور طریقے اپنا لیے تو اس کو مغربی تہذیب ''طوائف'' بنا کر رکھ دے گی۔ ؎

بیوی تھی اب پڑھ کر وائف بنی
بڑھی اور کچھ تو طوائف بنی

ضروری مسائل:۔

عورت کو حیض کا خون آنا جب بند ہوجائے تو اس کے بعد اسے غسل کرنا فرض ہے، عورت کو بچہ جننے کے بعد جو خون فرج سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں، اس خون کے بند ہوجانے کے بعد عورت پر غسل کرنا فرض ہے، جو یہ مشہور ہے کہ عورت بچہ جننے کے چالیس دن بعد پاک ہوتی ہے، یہ غلط ہے۔

منی: وہ ہے جو شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔
مذی: وہ ہے جو بغیر شہوت کے عضو تناسل سے نکلتی ہے، چپ چپا سا مادہ نکلتا ہے اور مذی قبض سے اور کبھی ہاضمہ کے خرابی سے نکلتی ہے۔
نوٹ: منی نکلنے سے غسل فرض ہوجاتا ہے جب کہ مذی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں، لیکن وضوٹوٹ جاتا ہے۔

غسل سے پہلے بال کاٹنا:۔

غسل کرنے سے پہلے ناپاکی کی حالت میں زیر ناف کے بال، بغل کے بال یا سر کے بال یا ناک کے بال، ناخن وغیرہ نہ کاٹیں کہ یہ مکروہ ہے، اس سے سخت لاعلاج بیماری ہوجانے کا بھی خطرہ ہے۔ (کیمیائے سعادت، ص:٢٦٧ و بہار شریعت ج:٢،ص:١٢٣، بحوالہ قرینۂ زندگی ص:١٣٠)

ایک ضروری مسئلہ:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں نقل فرماتے ہیں، بدھ کے دن ناخن کتروانے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بدھ کے دن ناخن نہ کترا کرو کہ اس سے کوڑھ ہونے کا خطرہ، کوڑھ ایک خطرناک بیماری ہے، جس کی وجہ سے جسم پر سفید داغ پڑجاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج:٩،ص:٣٦، بحوالہ قرینۂ زندگی ص:١٣١)

مسئلہ: حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔
(بہار شریعت دعوت اسلامی ص:٦٧٧، ج:١)

مسئلہ: نامحرم کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا گناہ وحرام ہے اور دونوں کے لیے جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

مسئلہ: بیوی کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کرلیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ (وطی) مباشرت کرنے کے لیے ایسا کیا ہے تو یہ مکروہ ہے۔ (بہارشریعت ج:۲،ص ۵۷)

جو بچہ سمجھتا ہے اور دوسرے کے سامنے بیان کرسکتا ہے تو اس کے سامنے صحبت کرنا مکروہ ہے (تحریمی) یعنی شریعت میں ناپسند و ناجائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص:۱۱۲) (الملفوظ ص:۱۳)

جہیز کے تمام مال پر خاص عورت کا حق ہے دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۵،ص:۵۲۹)

مسئلہ: عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے لیکن بلا ضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی نہ لگائیں، لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگاسکتے ہیں، جس طرح ان کو زیور پہناتے ہیں۔ (بہارشریعت ج:۱،ص:۱۲۹)

مسئلہ: مہر معجّل وصول کرنے کے لیے اگر عورت چاہے تو اپنے آپ کو شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی (مباشرت) سے باز رکھے اور مرد کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے یا اس کے ساتھ کسی طریقے کی زبردستی کرے، یہ حق عورت کو صرف اس وقت تک حاصل ہے جب تک مہر وصول نہ کرے، اس درمیان اگر عورت چاہے اپنی مرضی سے وطی کرسکتی ہے اور اس دوران بھی مرد اپنی بیوی کا نان ونفقہ بند نہیں کرسکتا ہے، جب مرد عورت کو اس کا مہر دے دے تو عورت کو اپنے شوہر کو وطی سے روکنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ

مصطفویہ ص:٦٦ و قانون شریعت ج:٢،ص:٦٠)

مسئلہ: عورت کو مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا جائز نہیں۔ (قانون شریعت ج:٢،ص:٦٠)

مہر کم سے کم مقدار دس درہم چاندی ہے اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوئی ہے، لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنے کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہوسکتا ہے اور اس سے کم کا نہیں ہوسکتا ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول ج:١،ص:١٢٧)

مسئلہ: جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکے سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر اس کا مالک بنادیا ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے۔ اور جن زیورات کا مالک مرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کے لیے دیا ہے مالک نہیں بنایا تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے، عورت پر نہیں۔(فتاویٰ رضویہ ج:٤ وغیرہ)

مسئلہ: دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب وعشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری ج:٥،ص:٢٧ بحوالہ بہارشریعت، ص:٦٩)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے تو بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو کہ اس وقت میں شیاطین ادھر ادھر نکل پڑتے ہیں، پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرلو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور سوتے وقت چراغوں کو بجھادو اور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یہ آگ تمہاری دشمن جب سویا کرو تو اس کو بجھادیا

کرو۔(بخاری شریف و مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ: عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج:۵،ص:۲۸۸)

مسئلہ: بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آ کر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں، غیر محرم لوگوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں۔(جنتی زیور ص:۳۰۶)

مسئلہ: علماء وفقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تا کہ لوگوں کو ان سے علمی فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم کی عزت و وقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔(بہار شریعت ،ص:۵۲)

مسئلہ: عورتوں کو چوڑی دار تنگ پائجامہ نہیں پہننا چاہیے کہ اس سے ان کی پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے،عورتوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ ان کے پائجامے یا غرارے ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں، ان کے لیے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے، یہ بہت ہی اچھا ہے۔

مسئلہ: شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورت اور مرد دونوں کے لیے جائز ہے، جو بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ کے لیے نہ ہو بلکہ نعمت خداوندی کے اظہار کے لیے ہو۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کو عورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندے کہ اس کے بال زیادہ اور خوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر اون یا کالے دھاگوں کی چوٹی بنا کر بالوں میں گوندے تو یہ جائز ہے۔ (عالمگیری ج:۵،ص:۳۱۳،بحوالہ جنتی زیورص:۳۰۷)

مسئلہ: دانتوں کو ریتی سے ریت کر خوبصورت بنانے والی (یا مونچنے) (بال اکھاڑنے کا آلہ) مونچنے سے بھنوں کے بالوں کو نوچ کر بھنوں کو باریک اور خوبصورت بنانے والی ان سب عورتوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔ (بخاری شریف،بحوالہ جنتی زیورص:۳۰۷)

مسئلہ: لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے، بعض جاہل مرد اور عورتیں لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے یعنی لڑکوں کا کان چھدوانا بھی ناجائز اور ان کے کان میں زیور پہنانا بھی حرام ہے۔ (ردالمحتار،بحوالہ جنتی زیورص:۳۰۷)

آہ! جہنم کا عذاب:۔

اے میرے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! مندرجہ ذیل باتوں کو پڑھ کر اپنے اندر خوف خدا پیدا کیجیے اور جہنم کے عذاب سے ڈریے، قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت سے اس سے پناہ مانگتے یہ جو دنیا کی آگ اس آگ کے ستر جزؤں میں سے ایک جزء ہے، جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا، اس کو آگ کی جوتیاں پہنادی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے

زیادہ عذاب اس پر ہورہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر کھول دی جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں، یہ دنیا کی آگ جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ، خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے، اللہ تعالیٰ نے کفار کی سرزنش کے لیے طرح طرح کے عذاب تیار کیے، لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہوکر اس کو اٹھا نہیں سکتے، بختی اونٹ (ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں) کی گردن برابر بچھو اور اللہ عزوجل جانے کہ کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لے، اس کی سوزش درد اور بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کے مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی جس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی، سر پر گرم پانی بہایا جائے گا، جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ (بدشکل) ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اس صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مرجائیں۔ (بہارشریعت، المدینۃ العلمیہ حصہ:١،ص:١٦٣)

آہ! پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! اپنے گناہوں سے توبہ کرو، شریعت نے جن کاموں سے روکا ہے اس سے باز آجاؤ، اپنے گھروں کا ماحول اچھا بناؤ اور اپنی نسلوں کو اچھی تعلیم وتربیت دو اور اپنی ماں اور بہنوں اور جملہ

خواتین کو پردے میں رہنے کی تاکید کرو، گھر کے جو حاکم ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو نماز، روزہ کی تاکید کریں، اپنے گھروں میں غیر محرم لوگوں کو ہرگز نہ آنے دیں، ان کا قیام گھر کے بیٹھک ہی میں کریں، اپنے گھر کی خواتین کو بازار میں اکیلے ہرگز نہ بھیجیں، اگر جانا ضروری ہے تو مکمل پردہ کراکے اپنے ساتھ ہی لے جائیں، اگر واقعی ہم نے شریعت کی باتوں پر عمل کرلیا تو ہم جہنم سے نجات پائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوں گے اور اگر شریعت کے حکم کی نافرمانی کی تو ہم ہرگز جہنم سے نہیں بچ سکتے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی مکمل توفیق بخشے، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طالب دعا
نور محمد حسنی قادری انصاری عفی عنہ
تاریخ ۲۸/ جمادی الآخر ۱۴۳۰ھ
مطابق ۱۲/ جون ۲۰۱۰ء

نعت شریف

اپنی آنکھوں میں بسا رکھی ہے صورت ان کی
میری بخشش کا ہے سامان محبت ان کی
میں نے پھولوں سے جو پوچھا تو وہ ہنس کے بولے
روز و شب ہم تو کیا کرتے ہیں مدحت ان کی
نار دوزخ سے بچائیں گے شفیع محشر
ہم کو لے جائے گی جنت میں شفاعت ان کی
شاہ کونین کو کہتا ہے تو اپنے جیسا
تجھ کو لے جائے گی دوزخ میں عداوت ان کی
حشر کی دھوپ کا کیا خوف تجھے ہو حسنیؔ
تجھ کو دامن میں چھپائے گی محبت ان کی

نعت شریف

محمد کو قرآں کے پاروں میں دیکھو
انھیں کی ضیا چاند تاروں میں دیکھو
ہمیں موت آجائے شہر نبی میں
تڑپ ہے یہ ہم خاکساروں میں دیکھو
عدو میں نبی کی محبت کو کیسے
یہ جذبہ تو میں جاں نثاروں میں دیکھو
میری عظمتوں کو وہ سمجھے گا کیسے
غلام نبی کو ہزاروں میں دیکھو

بحکم نبی آیا سورج پلٹ کر
قمر شق ہوا ہے اشاروں میں دیکھو
شفاعت کا مژدہ لیے ان کو حسنیؔ
قیامت کے دن بے سہاروں میں دیکھو

نعت شریف

ہے قرآن میں تذکرہ خوبصورت
سراپا نبی کی ادا خوبصورت
اشارے پہ چلتے ہیں چاند اور سورج
نبی کا ہے یہ معجزہ خوبصورت
یہ ثابت ہے قرآن کی آیتوں سے
ہے معراج کی رات کیا خوبصورت
نبی کی رضا چاہتاہے خدا بھی
نبی کی رضا ہے رضا خوبصورت
رِہا شیر نے کی حلیمہ کی بکری
دی سرکار نے جب صدا خوبصورت
قیامت میں ہم عاصیوں کو بھی حسنیؔ
شفاعت کا مژدہ ملا خوبصورت

نعت شریف

آنسو جو غم ہجر مدینہ میں بہے گا
پھر اس کا صلہ دیکھنا جنت میں ملے گا

جو مجھ سے گنہ ہو گئے تو بخش دے مولیٰ
ہو جس پہ کرم نار میں وہ کیسے جلے گا

اس دور کے فتنوں سے بچا اے میرے مولیٰ
یہ بندۂ مجبور تیرا کیسے جیے گا

بس دل میرا سرکار کے جلوں سے ہے روشن
یہ دل کا دیا شورش غم سے نہ بجھے گا

جو صبح و مسا کرتے ہیں سرکار کی محفل
پھر دیکھنا فردوس میں گھر ان کا بنے گا

فردوس کا حقدار ہے حسنیؔ وہ یقینا
سرکار کی الفت میں جو سرشار رہے گا

نعت شریف

چشم کرم ہو یا نبی اپنے غلام پر
کشتی کو ہم نے چھوڑ دیا تیرے نام پر

سرکار دوعالم کا کرم ایک ہی جیسا
بٹتا ہے فیض ان کا سبھی خاص و عام پر

پیدا ہوئے حضور تو لب پہ تھا امتی
بھولے نہ امتی کو کسی بھی مقام پر

صدیق ہوں عمر ہوں کہ عثمان یا علی
خود کو فنا کیا ہے رسول انام پر

کیا خوب مرتبہ **ورفعنا لک ذکرک**
پوچھو نہ ان کی شان ہیں وہ کس مقام پر

بس جامی و حسان کے صدقے میں خدایا
پھر جھوم کے نعتیں لکھوں خیرالانام پر
حسنیؔ کو بلا لیجیے سرکار ایک بار
بک جائے یہ غلام محمد کے نام پر

منقبت

درشان حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ، گھوسی

غم حضور میں جو اشکبار ہوتے ہیں
حضور ان کے لیے غمگسار ہوتے ہیں
وہ کام صدر شریعہ نے ہے کیا جس سے
در حضور پہ صد افتخار ہوتے ہیں
رضا کے نام سے جل جاتے ہیں سبھی نجدی
رضا کے نام پہ ہم تو نثار ہوتے ہیں
صلہ یہ خوب ہے سرکار کی محبت کا
''فقیر شہر نبی شہر یار ہوتے ہیں''
پسارے جھولیاں در پہ تمہارے آئے ہیں
سبھی کا رکھ لو بھرم اشک بار ہوتے ہیں
یہ نسبتوں کا صلہ ہے جو آج تک حسنیؔ
فقیر ہوتے ہوئے تاجدار ہوتے ہیں

نعت شریف

دنیا میں رنگ و نکہت سرکار دوجہاں سے
پڑھتے ہیں کلمہ کنکر بے ساختہ زباں سے

یہ ہے خدا کی قدرت یہ ہے نبی کی عظمت
اک پل میں جاکے آنا ان کا وہ لامکاں سے
سر تا با قدم جن کا قرآن ثنا خواں ہے
مانا دل و زباں سے چاہا ہے ان کو جاں سے
بس ہو قبول میرا نذرانۂ عقیدت
جو کچھ لکھا ہے میں نے اس دست ناتواں سے
ہر وقت حسنیؔ لکھنا نعت رسول اکرم
بدلہ ہے اس کا جنت جاؤ گے جب یہاں سے

نعت شریف

جشن رسول اکرم ہم سب منا رہے ہیں
دونوں جہاں کے مالک تشریف لا رہے ہیں
گھر میں لگاؤ جھنڈے خوشیاں مناؤ مل کر
روشن کرو گھروں کو سرکار آ رہے ہیں
والشّمس ان کا چہرہ واللیل ان کی زلفیں
قرآن کے یہ پارے ہم کو بتا رہے ہیں
سرکار کے لیے ہیں شمس و قمر کھلونے
انگلی کے اک اشارے اِن کو گھما رہے ہیں
جو شرک کہہ رہے ہیں جشن محمدی کو
پاگل ہیں دیوبندی دوزخ میں جا رہے ہیں
بس غوث کا ہے مرغا قسمت میں سنیوں کے
وہ کھاکے کوّا دل کو کالا بنا رہے ہیں
محشر کے روز آقا دامن میں تم چھپانا
اِسی آرزو میں حسنیؔ آنسو بہا رہے ہیں

نعت شریف

سارے نبیوں میں ہیں بہتر رب کی ان پہ رحمت ہے
اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ پیارے نبی کی عظمت ہے
جان کے جو نہ مانے سمجھو بد مذہب بے غیرت ہے
دین رسول اکرم ہی تو مسلک اعلیٰ حضرت ہے
ان کی ولادت کے موقع پر ہم تو منائیں گے خوشیاں
نجدی وہابی جلتے رہیں گے جلنا ان کی قسمت ہے
کھاکے کوّے اور کپورے ان کو ملتی ہے لذت
کھائیں گے ہم غوث کا مرغا یہ تو رب کی رحمت ہے
شیر رضا کے لخت جگر ہیں مولانا ادریس رضا
نجدی وہابی گھبراتے ہیں سب پہ اِن کی ہیبت ہے
جامی و حسان کا صدقہ حسنیؔ کو بھی مل جائے
شان نبی میں نعتیں لکھنا اس کے لیے تو نعمت ہے

نعت شریف

ایمان پہ ہوجائے قضا وقت سفر ہے
دن رات یہی آرزوئے قلب و جگر ہے
سرکار کی عظمت کو بھلا کیسے بھلا دیں
تعظیم کو جھکتا ہوا قدمو میں شجر ہے
اصحاب کو دیتے ہیں وہ جنت کی بشارت
سرکار دوعالم کو زمانے کی خبر ہے

اک روز بتایا تھا صحابہ کو نبی نے
بوجہل مرے گا میری انگلی یہ جدھر ہے
خوشیاں نظر آتی ہیں حلیمہ کے جو گھر میں
سرکارِ مدینہ کے یہ قدمو کا اثر ہے
ہو طرز بیاں حسنیؔ کا حسان کے جیسا
ٹوٹے ہوئے لفظوں میں کہاں میرے اثر ہے

نعت شریف

اس دور کی فضا میں شرر دیکھتا ہوں میں
سائے کے لیے کوئی شجر دیکھتا ہوں میں
کیا پوچھتے ہو مجھ سے میرا حال دوستو!
بس رحمت خالق ہے جدھر دیکھتا ہوں میں
یہ جان چلی جائے پر ایماں نہ جائے گا
''ہر مرد حق کا نیزے پہ سر دیکھتا ہوں میں''
خالد ہوں کہ حمزہ ہوں ابوذر ہوں کہ سلمان
مشکل میں جو کاٹے ہیں سفر دیکھتا ہوں میں
کتنا بڑا کرم ہے یہ حسنیؔ رسول کا
ہے جس کا اثر خود میں ہنر دیکھتا ہوں میں

نعت شریف

جن کے دل میں حضور رہتے ہیں
وہ بلاؤں سے دور رہتے ہیں

ہاں سنورتی ہے آخرت ان کی
جو گناہوں سے دور رہتے ہیں
پھول چنتے ہیں جو عقیدت کے
ان کے گھر میں حضور رہتے ہیں
نار دوزخ میں جائیں گے اک دن
جو شہہ دیں سے دور رہتے ہیں
حسنیؔ سرکار کی محبت میں
چاند و سورج بھی چُور رہتے ہیں

نعت شریف

یاد طیبہ کو دل میں بسا لیجیے
دل کو اپنے مدینہ بنا لیجیے
آنکھیں رہتی ہیں نم آپ کے ہجر میں
اب خبر یا شفیع الوریٰ لیجیے
دیکھ کر حاجیوں کو یہ کہتے ہیں ہم
ایک دن در پہ ہم کو بلا لیجیے
دیکھیں گنبد وہ سرکار ہم لوگ بھی
فاصلے درمیاں سے اٹھا لیجیے
بڑھ کے چومے گی شہرت قدم ایک دن
ان کی نعتوں سے دل جگمگا لیجیے

☆☆☆

منقبت

درشان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سر اپنا دے کے دین بچایا حسین نے
نانا سے وعدہ اپنا نبھایا حسین نے
پرواہ نہ کچھ تھی جان کی بہر بقائے دین
راہ خدا میں گھر کو لٹایا حسین نے
اپنے لہو سے گلشن اسلام سینچ کر
وحدت کا پھول ہر سو کھلایا حسین نے
کچھ اس طرح نماز ادا کی ہے دشت میں
سجدے سے اپنا سر نہ اٹھایا حسین نے
سردار خلد جس کو میرے مصطفیٰ کہیں
غم کتنا پھر بھی رن میں اٹھایا حسین نے
حسنیؔ نہ چھوٹا ہاتھ سے دامان صبر بھی
کھا کھا کے تیر دین بچایا حسین نے

ضرورت حسین کی

ہم سب کو بالیقیں ہے ضرورت حسین کی
دونوں جہاں میں آج ہے چاہت حسین کی
اللہ کے نبی کے نواسے تھے وہ حسین
ہے دین کی رگوں میں حرارت حسین کی

آنکھیں تلاش کرتی ہیں جلوے حسین کے
ہر دل میں بس گئی ہے محبت حسین کی
مہماں بلا کے کرب و بلا میں حسین کو
تیر و تبر سے کی ہے ضیافت حسین کی
سردار خلد جس کو کہیں شاہ دوجہاں
اللہ نے وہ بخشی ہے رفعت حسین کی
سر تو کٹایا پر نہ دیا اپنے ہاتھ کو
ان ظالموں نے دیکھ لی جرأت حسین کی
ہے سرخرو زمانے میں حسنیؔ جو آج تک
اسلام کی بقا ہے بدولت حسین کی

منقبت

حضرت غریب نواز علیہ الرحمہ

خواجہ کا فیض ہر سو ہر آن بولتا ہے
ہندالولی ہیں خواجہ ایمان بولتا ہے
اجمیر سے ہے ملتی فیض و کرم کی نعمت
ہم سب پہ خواجہ تیرا احسان بولتا ہے
اجمیر میں تھا جس کی جادوگری کا شہرہ
عبداللہ اس کو ہر اک انسان بولتا ہے
سب خانقاہیں چمکی دم سے تمہارے خواجہ
ولیوں کے در پہ تیرا احسان بولتا ہے

خواجہ کے ہیں دلارے پیارے رضا ہمارے
نعتوں کا ان کی ہر سو دیوان بولتا ہے
دربار چشتیہ میں حسنیؔ کی حاضری ہو
جو جائے ان پہ تیرا فیضان بولتا ہے

منقبت

حضرت مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ

پلا ساقی تو پیمانہ میرے مخدوم اشرف کا
بنادے مجھ کو مستانہ میرے مخدوم اشر کا
جو آئے ہیں تیرے در پر میرے اشرف کرم کرنا
ملے فیض کریمانہ میرے مخدوم اشرف کا
پسارو جھولیاں اپنی در اشرف ہے اے لوگو!
بٹے گا اشرفی دانہ میرے مخدوم اشرف کا
جو دیکھے گا میرے اشرف کا روضہ ایک ہی پل میں
وہ ہوجائے گا دیوانہ میرے مخدوم اشرف کا
جِلا مل جائے گی حسنیؔ در اشرف پہ جاؤ تم
ملے گا تم کو نذرانہ میرے مخدوم اشرف کا

منقبت

درشانِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

عشق احمد کا مظہر بریلی میں ہے
سنیت کا وہ دفتر بریلی میں ہے
ہم پہ احسان احمدرضا کا رہا
علم و حکمت کا پیکر بریلی میں ہے
عشق کی بھیک لینا ہے جلدی چلو
ہم غلاموں کا سرور بریلی میں ہے
وہ جو جلتے ہیں جلتے رہیں گے سدا
ان کی ذلت خنجر بریلی میں ہے
حسنیؔ پوچھے کوئی ان کا روضہ کہاں
روضۂ پاکِ انور بریلی میں ہے

منقبت

حضرت شاہجی میاں علیہ الرحمہ

ہم نے تم سے جو بھی مانگا پائے ہیں شاہجی میاں
دل کا نذرانہ لیے ہم آئے ہیں شاہجی میاں
مفلس و مجبور تیرے در پہ رہتے ہیں کھڑے
یہ مصیبت کے بھنور سے آئے ہیں شاہجی میاں
علم کی بخشی ضیا اس ناتواں مجبور کو
آپ کی رحمت کے سر پہ سائے ہیں شاہجی میاں
زہد و تقویٰ اور ولایت کا اثر ہی تھی جسے
بیڑا میرے مصطفیٰ کا پائے ہیں شاہجی میاں

اسلامی خواتین کے لئے انمول تحفہ

تحفۂ زندگی

مؤلف

نور محمد حسنی قادری انصاری

پورنپور۔ پیلی بھیت

تقسیم کار

جیلانی بکڈپو

۱۳۲۹، چوڑی والان، جامع مسجد، دہلی ۶